

456

علامہ غلام قادیانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَسَىٰ اَنْ یُعْطَیْکُمْ رَبُّکُمْ مِمَّا لَمْ یَحْسَبُوْا

تاریخ کا مہینہ
الفضل قادیان

۸۳۵
بروز پیل

از دفتر اخبار الفضل قادیان ج ۱۱ شمارہ ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

21 MAR 27
15 30 I.M.
THREE PIECES

الفضل

علامہ غلام قادیانی

فی چارچہ
قادیان

جماعت کا مہینہ مارچ جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا ابوبکر محمد علی صاحب نے اپنے ادارت میں جاری فرمایا
مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء جمعہ مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ

جناب صوفی غلام محمد رضا کو ایڈریس اور دعوت

طلباء و متعلمین مدرسہ احمدیہ کی طرف سے

۱۹ مارچ بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرہ میں طلباء اور
متعلمین مدرسہ احمدیہ نے جناب صوفی غلام محمد صاحب کو بی لے مبلغ
مارشیں کو شاندار دینی خدمات سر انجام دینے کے بعد واپس تشریف
لےنے پر جو دعوت دی۔ اس کا افتتاح صاحبزادہ مرزا حافظ ناصر احمد
سلطانہ نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اور ملک عبدالعزیز
صاحب نے درمیں کی ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد طلباء مدرسہ احمدیہ
کی طرف سے مولوی برکت علی صاحب نے اور متعلمین مدرسہ احمدیہ
کی طرف سے شیخ محمود احمد صاحب نے اردو میں ایڈریس پڑھے۔
جن میں صوفی صاحب کی خدمات کا اعتراف بہت عمدہ پیرایہ میں کیا
گیا تھا۔
جناب صوفی صاحب نے بہت خوش الحانی اور بلند آواز سے

مدیہ شریف

۲۰ مارچ حکیم محمد عمر صاحب نے اپنے مکان کی تعمیر کی خوشی میں
بہت وسیع پیمانہ پر احمدی اصحاب کو دعوت دی۔ اور بارہ سو کے
قریب افراد کو عمدہ کھانا کھلایا۔ دعوت کا انتظام جناب میر محمد
صاحب نے کیا۔ جو بہت عمدہ اور قابل تعریف تھا۔
۲۱ مارچ۔ نماز عصر کے بعد اولاد بوائز تعلیم الاسلام
ہائی سکول کی طرف سے حضرت نواب صاحب کے باغ میں جناب صوفی
غلام محمد صاحب کو شاندار گارڈن پارٹی دی گئی۔ سید محمود اللہ صاحب
بی اے نے اردو میں قابل تائش ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب
میں صوفی صاحب تقریر فرمائی یہی تھے کہ مغرب کی اذان ہو گئی
اور روزہ افطار کرنے کے لئے انہیں اپنی تقریر بند کرنی پڑی۔
یہ تقریر آئندہ انشاء اللہ درج کی جائیگی۔
۲۲ مارچ شام کو جمنہ امام اللہ نے جناب صوفی صاحب اور
ان کی اہلیہ صاحبہ کو پارٹی دی اور ایڈریس پڑھی۔ صوفی صاحب نے
جواب دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی مختصر تقریر فرمائی۔

فہرست مضامین

مدیہ شریف۔ جناب صوفی غلام محمد صاحب کو ایڈریس اور دعوت
طلباء و متعلمین مدرسہ احمدیہ کی طرف سے
مجلس مشاورت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد۔ - - -
خواجہ حسن نظامی صاحب کی کرامات (آسمانی اور زمینی انسان میں) - - -
زمیندار کی ایک غلط بیانی کی تردید - - -
پیغام صلح کا بے جا استفسار - - -
خطبہ جمعہ (برکات رمضان سے فائدہ اٹھاؤ) - - -
بریل لائل امپریس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کی تقریر
کے متعلق ایک معزز غیر احمدی رئیس کا اظہار رائے۔ - - -
کجا حضرت عیسیٰؑ رمضان کی تائیس کو نازی ہونگے - - -
سسرگو دھامیں جلیہ خواتین - - -
زکوٰۃ و صدقات - - -
قبیل توہم جناب پوسٹل جنرل ڈاکٹر انجمن نجات پنجاب - - -
اشتہارات منا - - -
خبریں - - -

تلاوت قرآن کریم کرنے کے بعد مجسم وقت ہونے کی حالت میں سوز و گماڑ میں ڈوبی ہوئی تقریر کی۔ تقریر پوری تھی۔ کہ مغرب کی ماؤں ہو گئی۔ اور روزہ افطار کرنے کی خاطر صرف انہیں اپنی تقریر ختم کرنی پڑی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ابوبہ اللہ بھی تقریر نہ کر سکے۔

جناب صوفی صاحب نے سب ذیل تقریر فرمائی۔

حضرت صاحب اور احباب۔ میں ایڈریس کرنے والے طلباء مدرسہ امدیہ اور مقصدین مدرسہ امدیہ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے متعلق ایسے خیالات ظاہر فرمائے ہیں۔ جو ان کی حق شناسی پر مبنی ہیں۔ اور میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں خدا تعالیٰ ان الفاظ کو میرے حق میں درست کرے۔ گویا میرے لئے چھ دعا کے کلمات ہیں۔ میں اپنے آپ کو ان کا اہل نہیں پاتا۔ اور بعض اوقات جو کچھ انسان اپنی لطافت اور تعریف کرتے میں صدمے بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ فطرت کا اتنا منہ ہے۔ کہ جب انسان کسی ایک کام کی طرف توجہ کرتا ہے۔ تو اس میں بڑھا جاتا ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان دعا کریں۔ کہ جو الفاظ میرے متعلق کہے گئے ہیں۔ ان کا بھل بنائے۔ میں نے جو کچھ کیا۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی حالت دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (یہ الفاظ منہ سے نکالتے ہوئے صوفی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا مبارک زمانہ یاد آ گیا۔ جس سے اس قدر دل بھرا آیا کہ رو پڑے۔ اور پھر منطبق کر کے کہا) آپ کو خدا تعالیٰ نے بھیجا۔ اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے۔ ان میں سے ایک یہ تھا۔ اِنِ مَعِينِ مَنْ اَرَادَ اَنْتَدِكْ۔ میں اس کا مددگار ہوں گا۔ جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا۔ میں نے اپنے دل میں ہمیشہ حضرت صاحب کی اعانت کا ارادہ رکھا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر موقع پر میری مدد کی۔ پس میرا کچھ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کے وعدے تھے ترقی کے اور میں ان کو مد نظر رکھ کر دعا مانگتا رہا رَبِّتَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَنَا قَبْلَ رُسُلِكَ دَلَا تَخْذُرْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ طَرَفَتِكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۵ (۱۹۲-۳)

بھی یاد ہے۔ جب علی گڑھ پڑھا تھا۔ اور ایک دفعہ وہاں آیا۔ تو اس سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کی طرف بہت توجہ تھی۔ آپ نے خدمت میں سے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی۔ اور فرمایا۔ کون کون اس کام کے لئے زندگی وقف کرنا ہے۔ اس وقت میں نے اور ماٹر محمد دین صاحب نے مجھ فضل المین صاحب مرحوم کے مکان میں بیٹھ کر جو مہمان فائدہ کے آدمی ہوتے۔ ایک ہی کا فہرہ پر لکھا تھا۔ کہ ہم خدمت میں سے لئے زندگی وقف کرتے ہیں۔ آپ ہمیں جہاں چاہیں۔ ہمارے یا افریقہ بھیجیں۔ حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری درخواست مستحق و خداوند صاحب کو سے دی تھی۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا تو مجھے ڈر پیدا ہوا۔ کہ میں ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں۔ جو منافق سمجھے جاتے ہیں۔ کہ کہتے ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اس وقت میں نے حضرت مولوی صاحب کو لکھا کہ یہ الفاظ کہتے ہوئے بھی وقت طاری ہو گئی۔ اور انہوں سے آئندہ ٹپک پڑے، آج کل کی اصطلاح میں نہیں جانتا۔ اس وقت ہم علیحدہ اول کا ذکر حضرت مولوی صاحب کے الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہمارا تمہارے متعلق یہ ظن نہیں ہے۔ جب یورپ کی لڑائی شروع ہوئی تو اگست سولہ برس میں کینیڈا والوں کی طرف سے درخواست آئی کہ یہاں کوئی ایسا آدمی بھیجو۔ جو انگریزی بخوان سکے۔ اور قرآن جانے ہو۔ انہوں نے بارہ سو روپیہ بھیج دیا۔ اور اجازت کے لئے یہاں مجھے بھیجنے کی تجویز ہوئی۔ لیکن جب گورنمنٹ سے پاسپورٹ کی درخواست کی گئی۔ تو منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ جنگ شروع تھی۔ ان دنوں ریویو انگریزی کے مائٹس لینجے کی وجہ سے جو وہاں ایک رسالہ کے تبادلے میں جا رہا تھا۔ وہاں کے کچھ لوگوں کو سلسلہ احمدیہ سے واقفیت ہوئی۔ اور انہوں نے خط لکھے۔ وہ چونکہ نہ جانتے تھے۔ کہ پیغامی کیا ہوتے ہیں۔ اور بائبل کیا ہے۔ اس لئے سرٹوزو یا نے یہاں بھی لکھا۔ اور لاہور بھی۔ انہی دنوں وہاں ایک شخص سید امیر حسین صاحب سارچٹ تھے۔ ان سے مباحثہ ہوا تھا۔ مولوی ان سے چلا آئی سے یہ کہلانا چاہتے تھے۔ کہ حدیث سے انکار کریں۔ والا سکر وہ یہ کہتے تھے۔ کہ ہم قرآن کے بعد احادیث پڑھتے ہیں۔ غرض سرٹوزو دبانے خط لکھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ابوبہ نے مجھے فرمایا۔ چلئے کے لئے تیاری کرو۔ میں نے تیاری کی۔ اور پاسپورٹ مل گیا۔ اور میں روانہ ہو گیا۔ مجھے انوس ہے۔ کہ میں اپنے ایک دوست کی آرزو پوری نہیں کر سکا۔ وہ دوست میر محمد اسلمن صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا تھا۔ چلئے ہو۔ تو آج ہی بڑھتے جانا۔ خدا نے جو کچھ آپ اصحاب کی زیارت کا شرف بخشا تھا۔ اس لئے میں داپس آ گیا۔ اس ضمن میں بہت آجانبہ جنین مجھ سے محبت تھی۔ اور مجھے ان سے محبت تھی۔ جیسے نیر نور صاحب (اس وقت پریسی رو پڑے) ایسا ہی ڈاکٹر فلیڈ ریڈیٹین صاحب۔ جو دہریہ نثر افسانہ خان صاحب اور بہت صاحب جیسے مولوی محمد عارف صاحب۔ مولوی امجد صاحب امرتسری مولوی جی صاحب جیسے۔ جن کے مجھ سے اس وقت نام یاد نہیں ہیں۔ ام سے جدا ہو گئے۔ اور ان کی زیارت نہ کر سکا۔ مگر یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ آپ بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا آپ سے میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ میں نے وہ وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ اولیٰ العترت

اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ابوبہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر کے ہیں کہ میں دینا پر مقدم رکھوں گا۔ انہیں پورا کرنے کی توفیق دے۔

میں پھر آپ حضرات کا اور حضرت صاحب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ میرے لئے اتنی تخلیف فرمائی۔ اور اسی بات پر اپنی تقریر ختم کر کے بیٹھ جانا ہوں۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

۵ مارچ کے فضل میں احباب مجلس مشاورت کے نمائندگان کے ملاں کا ملاحظہ فرمائیے۔ اب اب احباب کی توجہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ابوبہ اللہ تعالیٰ کا ان ہدایات کی طرف توجہ فرمائیے۔ جو حضور نے مجلس مشاورت کے متعلق منتخب نمائندگان کے متعلق جماعت کی راہنمائی کے لئے فرمائی تھیں۔ حضور نے فرمایا۔ اہم جماعتوں کو ایسے لوگوں کو لینے چاہئے۔ جنہیں منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو واقفین غائبانہ کھلا کیس نہیں دیکھتے ہوں۔ کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ کر کے بھیجا جاتا ہے۔ جس کی آواز جماعت میں ہوگی اور انہیں رکھتی۔ ان کے متعلق تصنیف دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت نافع کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشوروں میں کبھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو۔ اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو۔ محض اس لئے کہ میں اور کام میں اسے مجلس مشاورت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک جماعت کا امیر نہ ہونے آتا۔ اور کسی دوسرے کو بھیج دیا ہے ایسے لوگ نہیں چلتے۔ کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشورہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے۔ اس کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک قوم نے اس طرح نا قدری کی تھی۔ جب کسی سے سزا ملی۔ کہ پھر وہ اسے ہٹانے کی وہ بی اسٹریٹ کی قوم تھی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کہا۔ ایسی قوم سے کہو۔ وہ اپنے نمائندے بھیجے۔ جیسے میں اپنا کلام سنوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں یہ کہا۔ تو انہوں نے کہا۔ یہاں تو جا رہے ہیں۔ اس پر خدا تعالیٰ نے کہا۔ اب میں انہیں کام نہیں سناؤں گا۔ اور ان کے بھائیوں میں سے نبی برپا کروں گا۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کا ادب و احترام نہیں سمجھتے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ کسی کو اس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے۔ جو تمام دنیا کے عیالات ڈھلنے والی ہے۔ در یہ خدا تعالیٰ کا احسان عزت دینا ہے۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے کہ اگر ہفت انگلیں کا بادشاہ بھی ہو۔ تو وہ اس مجلس کا ممبر ہی نہیں ہے۔ دنیا کو ڈھاننا ہے۔ بہت بڑی عزت سمجھیں۔ احمق جماعتوں کو نمائندہ دل کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجا جاسیے۔ پھر اس بات کو فراموش نہ کریں۔ کہ جماعت کی مجلس مشاورت کے متعلق احسان پیدا ہونا ہے۔ اس لئے جماعتیں اسکو

و توجہ فرمائیے کہ جس شخص کو اس مجلس میں منتخب کرنا ہو۔ اس شخص کو اس مجلس میں منتخب کرنا چاہیے۔ جو تمام دنیا کے عیالات ڈھلنے والی ہے۔ در یہ خدا تعالیٰ کا احسان عزت دینا ہے۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے کہ اگر ہفت انگلیں کا بادشاہ بھی ہو۔ تو وہ اس مجلس کا ممبر ہی نہیں ہے۔ دنیا کو ڈھاننا ہے۔ بہت بڑی عزت سمجھیں۔ احمق جماعتوں کو نمائندہ دل کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجا جاسیے۔ پھر اس بات کو فراموش نہ کریں۔ کہ جماعت کی مجلس مشاورت کے متعلق احسان پیدا ہونا ہے۔ اس لئے جماعتیں اسکو

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء

خواجہ حسن نظامی صاحب کی "کرامات"

آسمانی اور زمینی انسان میں فرق

(دمبلا)

بیت

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان ہے "میں کسی کی ہلاکت یا جسمانی یا روحانی نقصان کے لئے بددعا نہیں کیا کرتا۔ اور نہ جھکو ایسی پیشگوئی مان کر نے کی عادت ہے" لیکن گذشتہ سے پوسٹ پرچہ میں ان کی مسئلہ ۶ کی جو تصویر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق درج کی گئی ہے۔ وہ ان کے تازہ بیان کو بالکل غلط ثابت کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ کو مخاطب کر کے لکھا تھا :-

"و جب تم اس ارادہ سے (یعنی عجیب طریق فیصلہ کے لئے) اجیر شریعت آؤ۔ تو اپنی والدہ صاحبہ سے دودھ بخشو کر آنا اور ریاضے کی پستی سے ایک گاڑی کا بندوبست کر لینا جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے۔ اور تیرا اپنی اہلیہ صاحبہ سے جہ بھی معاف کر لینا۔ اور قادیان کو والد ماجد کی قبر سمیت ذرا غور سے دیکھ کر آنا۔ کہ پھر تم کو زندگی میں وہ درد دیوؤں دیکھنے نصیب ہو گئے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ وصیت نامہ بھی سن کر دینا۔ اور جانشین کے مسئلہ کو بھی طے کر کے آنا"

اس تحریر کا ایک ایک لفظ جہاں خواجہ صاحب کی تہذیب اور شرافت کا نور خوں ہے۔ ان کی سو فیصد روش اور غیر شریفانہ طرز کا شاہد ہے۔ وہاں یہ بھی بتا رہا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو اپنی اس بے ہودہ سرانی کے پورا ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔ دوسروں کو وہ یہی یقین دلانا چاہتے تھے۔ کہ امام جماعت احمدیہ کے صرف ان کے سامنے ہونے کی دیر ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر اپنی "کرامت" کے زور سے اور بظہیر آستانہ غریب نواز "اپنی پیشگوئی پوری کر کے دکھا دینگے۔ چنانچہ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی لکھا تھا :-

"مجھے اپنے برحق ہونے اور تمہارے مرنے کا پورا یقین ہے" اس بات کو جلتے دیکھئے۔ کہ خواجہ صاحب جو اس طعنان سے

رونا ہوتے تھے۔ اور ایسا شورش انگیز طریق کام میں لائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا ہی مہفون شائع ہونے پر کہیں جھانک کی طرح بیٹھ گئے۔ اور چند دن تک نیم نشہ کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر آغرا بالکل خموش ہو گئے۔ دیکھنا یہ ہے کہ انہوں نے کسی کی ہلاکت "کے لئے بددعا" کرنے کا جلیغ دیا۔ یا نہیں۔ اور پھر ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس بددعا کے پورا ہونے کی پیشگوئی کی یا نہیں۔ کی اور ضروری۔ پھر جو کچھ انہوں نے شردمان صاحب کے واقعہ قتل پر اپنے متعلق لکھا۔ اسے کیونچہ درست مان لیا جائے۔ اور اس خوف اور ڈر کا نتیجہ نہ قرار دیا جائے۔ جو اس واقعہ سے ان پر طاری ہوا۔

چونکہ ان دنوں جبکہ خواجہ صاحب نے وہ جلیغ شائع کیا جس کے نتیجے میں انہیں اس سے کم ذرا مت اور خجالت نہ اٹھانا پڑی جتنی والئے دکن کے فلاف جا سوئی کہنے کے شرمناک فعل کے ظاہر ہو جانے پر ہوئی۔ یورپ کی جنگ عظیم بہت زوروں پر تھی۔ اس لئے ایک شخص نے نظم میں خواجہ صاحب اس طرح خطاب کیا :-

مہرزا کی موت سے نہیں فلفلت کو فیض کچھ
کہہ دو حسن نظامی سے قیصر کو مار دے
اس کے جواب میں خواجہ صاحب نے لکھا :-

"قادیان کے مقابلہ میں قیصر جرمی بیچارے کی کیا ہستی ہے
یہ خط پاک تو وہ خوریزو عالم کباب واقعہ ہوا ہے کہ
ہزار قیصر اس پر سے صد تے کر کے پھینک دینے چاہئیں"
پھر لکھا :-

"اہل قادیان میری فائدہ جنگی نہیں ہے۔ بلکہ جہاد جنگی ہے۔ ساکے جہاں کو جس قوت مرہبہ دنیا کا خوف لگا ہوا ہے۔ میں اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ پروشیل کے قولے حورہ کا فائدہ ہو جائیگا۔ تو دنیا کو اس نہیں لے گا
جتنا قادیان کی طاقت کے زیر و زبر ہونے سے مل سکتا ہے"

ان سب تحریروں کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ خواجہ صاحب کسی کی ہلاکت کی نہ صرف تمنا کرنے میں بلکہ اس کے لئے اپنی ساری قوت صرف کر دینے میں کیسے بے باک ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ حدود جہ کے بڑ دل اور کم حوصلہ بھی ہیں۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے صاف و صریح جھوٹ بول لینے میں بھی حرج نہیں سمجھتے :-

اصل بات یہ ہے۔ چونکہ ان کی ساری لہن ترانیاں اور گیدڑ بھبکیاں بعض ان کے نفس کی اختراع ہوتی ہیں۔ اور ان میں حقیقت کا ایک شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے ممکن نہیں کہ عمومی سے عمومی خطرہ یا خوف کا خیال بھی پیدا ہو جلتے پر ان کے حواس قائم رہ سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو یہ خطرہ پیدا ہوا۔

کہ شردمان صاحب کے مقدمہ میں کہیں ان پر بھی آپس نہ آجائے تو انہوں نے ایک طرف اخبارات میں اپنی اس تحریر کی نئی تشریح شائع کرائی۔ جس میں شردمان صاحب کو حسن بن صباح بن کر دکھانے کی دیکھی دی گئی تھی۔ اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیا۔ کہ نہ صرف شردمان صاحب کے متعلق انہوں نے ہلاکت کی پیشگوئی یا بددعا نہیں کی۔ بلکہ کبھی بھی "یا نہیں کیا۔ جو سراسر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے :-

لیکن وہ انسان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو۔ حق و صدا کا حامل ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے علم پاکر کوئی پیشگوئی کرے۔ پیشگوئی کے پورا ہونے پر خواہ اسے کتنے ہی بڑے خطرات کا سامنا ہو۔ وہ اس زور اور قوت کے ساتھ پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ کہ دشمن بھی دنگ رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ

پہنت لیکھرام کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تو اس وقت ایک طرف تو آریہ آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے پیشگوئی پورا کرنے کے لئے سازش سے قتل کر دیا ہے۔ آپ کے فلاف کارروائی کرنے کے لئے گورنمنٹ پر زور دے رہے تھے۔ اور دوسری طرف آپ کے قتل کے منصوبے کئے جا رہے۔ اور انعام مقرر ہو رہے تھے کہ آپ نے اشتہار پر اشتہار شائع کیا اور بڑے زور کے ساتھ لکھا کہ آپ کی پیشگوئی کی صداقت میں پہنت لیکھرام کا واقعہ ہوا ہے

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وقت کی متعدد تحریروں میں سے صرف چند ایک اقتباس درج کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے جو کچھ درصاف بندوں کی یہ شان ہوتی ہے۔ جو آپ کے لفظ لفظ سے لیاں ہے حضور نے اپنی کتاب "سراج منیر" میں نہ صرف ان تمام تحریروں کو جمع فرمایا دیا۔ جن میں پہنت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی اور اس کی تفصیلات تھیں۔ بلکہ کھلے طور پر اس قتل پر اپنی پیشگوئی کی صداقت کے طور پر پیش کرتے ہوئے تحریر فرمایا :-

"لوگ سمجھتے ہونگے۔ کہ لیکھرام اب آرا گیا ہے لیکن میں تو اس وقت سے منتظر سمجھتا تھا۔ جب سراج منیر ایک فرشتہ خونی شکل میں آیا۔ اور اس نے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے" (سراج منیر صفحہ ۱۱)

کیسے صاف اور کھلے الفاظ میں اس بات کا اقرار ہے کہ پہنت لیکھرام کا قتل آپ کی پیشگوئی کے ماتحت ہوا۔ مگر اس سے بھی زیادہ تشریح اور ملاحظہ کیجئے۔ ذیل تھے :-

"الہامات برہمن احدیہ میں یہ وعدہ تھا کہ ہم وہ نشان ظاہر کریں گے۔ جن میں انسانوں کے افعال کا دخل ہوگا۔ سو اس کے مطابق لیکھرام کی اس وقت پیشگوئی پوری ہوئی۔ آئی۔"

کیونکہ یہ نشان بالواسطہ ظاہر ہوا۔ اور کسی نے لیکھرام کو قتل کر دیا پس ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دل کو خدا نے ابھارا۔ تا اس کو قتل کرے۔ اور ہر ایک پہلو سے اس کو موقوفہ دیا کہ تا وہ اپنا کام انجام تک پہنچا دے۔ (صفحہ ۳) اس کے بعد اس پیشگوئی کے وقوع پذیر ہونے کی غرض و غایت اور نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

یہ اسی صفحہ (برہین احمدیہ صفحہ ۵) میں فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا۔ تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پادریوں نے آئٹھم کی پیشگوئی کو باعث اپنے اٹھانے لوگوں پر مشتتبہ کر دیا تھا پس اگر لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی۔ جس کی شرفیوں نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ رجوع کر نوا نہیں۔ ایسی ہی تھی رہ جاتی۔ تو تمام حق خاک میں مل جاتا اور نادان لوگوں کے خیالات سخت ناپاک ہو جاتے۔ اور جاہل فریب فریب ہر توں کے بن جاتے۔ سو آسمانوں اور زمینوں کے مالکے چاہا کہ لیکھرام حق کے اظہار کا خلیفہ ہو اور سب کے دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بطور بیدان کے ہو جائے۔ سو وہی ہوا۔ جو خدا نے چاہا۔ ایک انسان کے بارے جانے کی ہمدردی بجائے خود ہے۔ مگر یہ بات بہت دلوں کو تاریکی سے نکالنے والی ہے کہ خدا نے جلد مذاہب کے نشان کے بعد یہ ایک عظیم الشان نشان دکھلایا۔ چاہیے کہ ہر ایک اور اس ذات کو سجدہ کرے۔ جس نے ایک بندہ کی جان بچھو ہزاروں مردوں کو زندہ کرنے کی بنیاد ڈالی۔ (صفحہ ۳۲) کو ظاہر نہ سمجھے۔ آپ نے وہ تحریر جس کے اقتباس اور پڑھنے گئے ہیں۔ اس وقت رقم فرمائی ہوگی۔ جب واقعہ قتل لیکھرام پر موصوفہ گزریا ہوگا۔ آریوں کے جوش مذہم پڑ گئے ہونگے۔ گورنمنٹ کسی راز میں کا پتہ لگانے کی کوشش میں ناکام رہ کر مزید تحقیقات کرنے کا ارادہ ترک کر چکی ہوگی۔ یہ نہیں۔ کتاب سراج منیر واقف قتل کے بہت ہی قبیل موصوفہ بعد کھچی گئی۔ جتنی کہ جس وقت ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بیاد پولیس اچانک آپ کے پاس اس لئے پہنچے کہ اس قتل کے سلسلہ میں آپ کے مکان کی تلاشی لیں۔ تو اس وقت آپ اس کتاب کی ایک کاپی ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یعنی کتاب کے لکھے ہوئے مضمون کی تصحیح کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ عین اس وقت لکھا۔ جب کہ قلم کے خطرات اور خدشات کا آپ کے گرد یہی عرصہ جو سما۔ اور ہر ذرہ کے ساتھ آپ پر لیکھرام کو قتل کرنے کا الزام لگایا جا رہا تھا۔ کیا ان حالات میں جو انسان کسی قسم کے خطرات کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی پیشگوئی کو اس قدر مصفا فی اور اتنی جرأت کے ساتھ پیش کرے۔ اس کے متعلق کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور اس نے قبل از وقت جو پیشگوئی کی۔ وہ خدا سے عام پاک

نہ کی تھی۔ اتنی جرأت کا اظہار سوائے اس انسان کے جسے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہو۔ اور اپنا کلام اس نازل کیا ہو۔ اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔ اگر بچاڑے خود جس نفعی صاحب شردھان صاحب کے واقعہ قتل سے خواہ مخواہ ڈر کر اپنے دعوے کرامات سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور دروغ گوئی کے ذریعہ جان بچانے کی کوشش کی۔ تو ان کی ہستی ہی کیا ہے۔ جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔ اس سے بہتر کی توقع ہی کیا ہو سکتی تھی۔ کسی کو تعجب ہو۔ یہ بے فرق جو ایک آسمانی اور زمینی انسان میں تین طور پر ہر ایک دیدہ در کو نظر آ سکتا ہے :-

زمیندار کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار زمیندار کی جماعت احمدیہ کے متعلق جو روش بستے سے مد نظر دیکھتے ہوئے کوئی شریف انسان اس کی غلط بیانیوں اور بیہ ہودہ سرایوں کو قوت نہیں دے سکتا۔ اس لئے سب کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو ہر بات کی تردید چاہتے ہیں۔ خواہ وہ لغویت اور بے ہودگی سے پڑھنے کی وجہ سے اپنی تردید آپ ہی کر رہی ہو۔ چنانچہ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی اطلاع دیتے ہیں۔ ایک شخص نے اکتوبر ۱۹۲۲ء کے زمیندار کا ایک پرچہ پیش کر کے کہا اس میں جو احوال کے ایک احمدی دیکھ کے نکلنے کے سلسلہ میں انام جماعت احمدیہ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اگر وہ صحیح نہیں۔ تو کیوں اس کی تردید نہیں کی گئی :-

اس قسم کے دلوں کے لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ زمیندار نے جو کچھ لکھا۔ بالکل غلط واقعہ اور غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کسی دیکھ کی نکلنے خالی کے لئے جو احوال کبھی شریف ہی نہیں لے گئے۔ اس لئے اس بار پر جو احوال لکھا گیا ہے۔ اس کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ جناب سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جو جہدہ میں کومت رکھتے اور اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرمادے ان کی ایک صاحبزادی کا نکاح ہو۔ اس کے لئے انہوں نے کئی بار درخواست پیش کی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بعض مجبور یوں کی وجہ سے منظور نہ فرما سکے۔ جب حضور ولایت شریفینے گئے۔ اس وقت جناب سیٹھ صاحب حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آئے۔ اور حیرت منان لیا کہ کیا اور حضور کے ولایت سے شریفینے آئے کے بعد بھی قیام رہا۔ اس وقت انہوں نے پھر اپنی ولی مننا کا اخبار کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ان کے افلاص اور احمدیت کے لئے ان کی قابل قدر مالی قربانیوں کو مد نظر رکھ کر ان کی خواہش کو شرف قبولیت بخشا۔ اور فدوی مستشرق

میں ان کی بڑی صاحبزادی کے ساتھ حضور کا نکاح ہوا اس کے پانچ چھ ماہ بعد جناب سیٹھ صاحب کی دوسری صاحبزادی کے نکاح کی تجویز شیخ بشیر احمد صاحب نے کی۔ اس میں ابوبکر دیکھ گوجر انوار کے ساتھ ہوئی۔ اور یہ نکاح اگست ۱۹۲۲ء میں حضور نے ڈھوڑی میں پڑھایا۔ جہاں حضور بھائی صحت کے لئے وقتی افزہ تھے۔ جس وقت حضور کے لئے نکاح کی تجویز ہوئی۔ اس وقت دیکھ صاحب کے رشتہ کا کسی کو خیال ہی نہ تھا۔ ان کی طرف سے بہت عرصہ بعد میں سلسلہ بھائی ہوئی۔

زمیندار سے تو کسی بھائی کی توقع ہی فضول ہے اس لئے ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن زمیندار کی اس قسم کی گندی تجویز پر صحت والوں کو تو اتنا خیال کرنا چاہیے۔ کہ احمدی حضرت خلیفۃ المسیح کو اپنا دینی اور روحانی پیشوا سمجھتے اور آپ کے ارشاد کی تعمیل دارین کی فلاح کا باعث یقین کرتے ہیں۔ کیا یہ افلاص اور اپنی خداکاری کسی ایسے انسان کے لئے پیدا ہو سکتی ہے جس میں زمیندار کے بیان کردہ عیوب کا ایک شائبہ تک بھی پایا جاتا ہو :-

پیغام صلح کا بیجا استفسار

پیغام صلح (۱۷ مارچ) نے "قادیانی جماعت اور مسئلہ تکلیف" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے :- "ہم نے جناب میاں محمود احمد صاحب کی کتاب آئینہ صداقت سے ان کی وہ تحریر نقل کی جس میں ان کو جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہیں۔ کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔ اور ان کے یہ دریافت کیا تھا۔ کہ کیا وہ اس عقیدہ پر قائم ہیں۔ جو آئینہ صداقت میں بیان کیا گیا ہے۔ یا اس میں تبدیلی کر کے اس عقیدہ کو قبول کر چکے ہیں۔ جو میاں محمد یوسف صاحب ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس تحریر کو شائع ہونے ایک عرصہ گزر چکا ہے۔ ہمارے اس استفسار کا جواب جناب میاں صاحب نے نہیں دیا :-"

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس علم و عقل کی بنا پر پیغام صلح کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے یہ بات دریافت کرنے کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ جو شخص ایسا عقیدہ حضور کی طرف منسوب کر لے۔ جس کا حضور کی کسی تحریر و تقریر سے ثبوت نہیں ملتا۔ اس کا مطالبہ کرنا چاہئے کہ ثبوت ہے۔ نہ کہ خواہ مخواہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دریافت کیا جائے اور پھر اپنی فتح مندی جانے کے لئے کھٹا جائے۔ ہمارا اس استفسار کا جواب جناب میاں صاحب نے نہیں دیا۔ جب حضور سے ایسا استفسار کرنا درست ہی نہیں تو حضور کو جو اب یہی ہے کی کیا ضرورت ہے۔ ان ہمارے کئی ایک نہایت وزنی استفسار جناب مولوی محمد علی صاحب کے زیر غور ہیں۔ اگر ارشاد ہو۔ تو انہیں بکھر پیش کر دیا جائے۔ کیا پیغام صلح ان کے جواب

ہمیں بھیجوانے کی کوشش کرنا۔ اگر یہ ممکن نہیں تو اتنی ہی کر کے ان صاحبان کو خطا وارہیے کی جوت کرتے

خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برکات رمضان کا فائدہ اٹھاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

رمضان جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اور اس کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے۔ وہ پھر ہمیں اس سال میسر ہو رہا ہے۔ اور خدا کی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے ان کے لئے جو اسکی رحمت و برکت کا فضل تلاش کر رہے ہیں۔ کھولے گئے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ اس کی حیثیت کے لحاظ سے معاملہ کیا جاتا ہے۔ یعنی ہر شخص کے ساتھ الگ الگ معاملہ کیا جاتا ہے۔ جیسا وہ ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے۔ جتنا کوئی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو تلاش کرتا ہے اتنی ہی اسے دی جاتی ہیں۔ ہر برتن اپنی شکل اور وسعت کے برابر ان چیزوں کو اپنے اندر بھر سکتا ہے۔ جو اس میں بھری جاتی ہے۔ پس اس مہینہ سے بھی وہی فائدہ اٹھائے گا۔ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ اور جس نے خدا کے فضلوں کے پانے کی کوشش کی اور وہ محروم کے محروم ہی رہ جائیں گے جنہوں نے غفلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل پانے کی کوشش نہ کی۔ اور جن کے قلوب پر غضب کی مہر لگ چکی ہے۔

رحمت اور برکت کون پاتے ہیں

پہلے بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ انسان بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ خدا کے کلام بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ علوم اور معارف بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ لیکن یہ برکت وہی حاصل کرتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے پانے کے قابل بناتا ہے۔ دوسروں کی سیلئے یہ مہینے۔ یہ دن۔ یہ خدا کے کلام۔ یہ علوم و معارف غضب اور لعنت کا موجب ہو جاتے ہیں۔

نبی خدا کی رحمت ہوتے ہیں

خدا کے نبی جو دنیا میں آتے ہیں۔ وہ رحمت ہوتے ہیں۔ کبھی وہ صرف رحمت قوم ہوتے ہیں۔ اور کبھی رحمت للعالمین ہوتے ہیں۔ یعنی کبھی ان کی رحمتیں محدود ہوتی ہیں اور محدود عرصہ کے واسطے ہوتی ہیں۔ اور کبھی غیر محدود اور ہمیشہ کیلئے ہوتی ہیں لیکن باوجود اس کے وہ بعض کے لئے

خدا کے عذاب کی آواز ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا ایسا حکم ہوتے ہیں۔ جو اٹل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا ایسا فیصلہ رہتا ہے۔ کوئی فائدہ نہیں پاتے گا۔ قادیان کی رہائیس ہوتے ہیں۔ کہ جس کے خلاف اسل نہیں ہوتی۔ جو اس رحمت کو قبول کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ وہ آتے پاتے ہیں۔ اور فائدہ ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے۔ اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ تکلیفوں میں پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آ جاتے ہیں۔

قادیان کا درود پوار

جہاں خدا کا نبی آئے۔ وہاں برکتیں بھی خاص طور پر نازل ہوتی ہیں عرب میں اگر رسول کو یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ کے ساتھ برکتیں بھی آئیں۔ آپ رحمت للعالمین تھے۔ آپ کے ساتھ آنے والی برکتیں بھی جہانوں کے لئے تھیں۔ آپ کے آنے سے وہ ملک بابرکت ہو گیا۔ وہ مشہر بابرکت ہو گیا۔ وہ مکان بابرکت ہو گیا۔ بیت اللہ کا گھر بن گیا۔ مگر صرف ان کے لئے جنہوں نے اس برکت کے لینے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کیا۔ اور اپنے آپ کو اس کے قابل بنایا۔ اس زمانہ قادیان میں حضرت مسیح موعود آئے۔ آپ نبی ہیں۔ برکت اور رحمت آپ کے ساتھ آئی۔ مگر صرف ان کے لئے جو اپنے تئیں اس کے پانے کے قابل بنائیں گے۔ بے شک آپ کے آنے سے یہ ملک بابرکت ہو گیا۔ مگر صرف ان کے لئے جو اس برکت کو فائدہ اٹھانے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کرینگے۔ بیشک یہ شہر بابرکت ہو گیا۔ اور خدا کی رحمت کی نزول گاہ بن گیا۔ مگر اس کا فائدہ انہیں کو ہے۔ جو اپنے آپ کو اس فائدہ کے حامل کرنے کے لئے تیار کریں گے۔ یہ مکان یہ بازار۔ یہ دوسرے مقامات۔ یہ مسجد۔ یہ منبر اور ایسے خطیب سب بابرکت ہیں۔ ان میں بڑی بڑی برکتیں ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر کن کو۔ اور کون ہیں جو ان رحمتوں اور برکتوں کو پاسکتے ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جو ان کیلئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ جو اپنے بزرگ کو ان کے بھرنے کے واسطے کھلا کرتے ہیں۔ لیکن جو ایسا نہیں کرتا۔ اور غافل رہتا ہے۔ وہ نہ برکتیں پاتا ہے۔ نہ رحمتیں۔ بلکہ دکھ اٹھاتا ہے۔ اور عذاب محسوس کرتا ہے۔ غرض خصوصیت ان مقامات کی ہے۔ اس سے وہی فائدہ اٹھائے گا۔ جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ اور جو کوشش نہیں کرے گا۔ فائدہ اسے نہ دیا جائے گا۔

بابرکت مقامات سے برکتیں حاصل کرو

یہ مسجد بڑی بابرکت ہے۔ لیکن جو تامل

نہیں کرتا۔ خواہ اس مسجد کے ستونوں کو پکڑا۔ ابدالاً باذکار۔ بیٹھا ہو۔ کوئی فائدہ نہیں پاتے گا۔ قادیان کی رہائیس کوئی تماشہ نہیں۔ کہ اس کی قدر نہ کرے۔ اگر برکات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو غفلتیں چھوڑ دو۔ اور مستیوں ترک کر دو۔ کیونکہ جو غفلتیں نہیں چھوڑے گا۔ اور مستیاں نہیں ترک کرے گا۔ وہ کلڑی اور تھیر کی طرح جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ پس یہاں کی رہائیس کی قدر کر دو۔ اور اس بابرکت مسجد سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر دو۔ اس کی ہر ایک چیز میں برکت ہے۔ منبر میں برکت ہے۔ چھت میں برکت ہے۔ ستونوں میں برکت ہے۔ غرض اس میں برکت ہی برکت ہے۔ مگر اس کے لئے جو اپنے آپ کو اس کے واسطے تیار کرے۔ میں ان لوگوں کو جو برکات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس آنے والے دن سے ہتیار کرتا ہوں۔ جس دن کہ ان کو افسوس ہوگا۔ اور اس انجام سے خبردار کرتا ہوں۔ جس سے بچھٹانا پڑے گا۔ کیونکہ اگر قلوب کی اصلاح نہ ہوگی۔ اگر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا نہ کی جائے گی۔ تو کبھی برکتیں نہیں ملینگی۔ بلکہ یہی برکتیں ان کے لئے لعنتیں بن جائیں گی۔ پس جن لوگوں نے اس ستر کی قدر نہیں کی۔ اس مکان کی قدر نہیں کی۔ اس زمانہ کی قدر نہیں کی۔ خدا کے پیغام کی قدر نہیں کی۔ خدا کی رحمتوں کی قدر نہیں کی۔ ان کے منہوں کے اقرار انہیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکیں گے۔ خدا کے غضب سے صرف دل کا شوع بچا سکتا ہے۔ انکسار بچا سکتا ہے۔ تذل بچا سکتا ہے۔ نفس کا مار ڈالنا بچا سکتا ہے۔ اس کیلئے کوشش کر دو۔

الہی نشان

اللہ تعالیٰ کے نشان تمہارے سامنے آئے۔ اور اس قدر آئے۔ کہ اور لوگوں کی سیلئے اتنے نہیں آئے۔ خدا تمہارے لئے بالکل ظاہر ہو گیا۔ اس کا جلال تمام شوکت کے ساتھ تمہارے لئے نمایاں ہو گیا۔ اسکے کلام اور صفات کا ایک نشان نہیں کیسی نشان صاف طور پر تمہارے سامنے آئے۔ پر افسوس ابھی ہیں جن کے دلوں پر چہر میں لگی ہوئی ہیں۔ کئی ہیں۔ کہ ان کے قلوب پر زنگ لگا ہوا ہے۔ انہوں نے ان سب باتوں کی قدر نہ کی۔ پس میں انہیں ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ وہ الہی نشانوں کی قدر کریں۔ اور زندگی کو غنیمت سمجھیں۔

گر جاؤ کہ یہم رحم کے

غفلتوں کو چھوڑ دو۔ اور مستیوں کو ترک کر دو۔ اور خدا کے آگے گر جاؤ۔ وہ رحم ہے بخش دے گا۔ اسے پکارو۔ وہ پکار سنے گا۔ تمہاری تکالیف دور کر دے گا۔ تمہیں ترقی دے گا۔ سلسلہ اس کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ ایسے سامان کرے گا۔ کہ ترقی حاصل ہوگی۔ لیکن اگر اس کے آگے نہ جھکو گے۔ تو جو کچھ دکھا

بیدار ہال میں خلیفۃ المسیح کی تقریر کے متعلق

ایک معزز غازی ریس کا اظہار آراء

ہمیں ہزارہ سے ذیل کی مراسلت برائے اشاعت پہنچی ہے۔ جس کا ایک حصہ بہت افسوس ناک ہے۔ چونکہ اس کے متعلق مقدمہ دائر ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ ذمہ دار غیر مباح الیٰ ہاں اس قسم واقعات کے انسداد کی کوشش فرمائی چلتی ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اکثر تصانیف خاص کر براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات حقیقتہً الٰہی اور برکات الدعا وغیرہ میرے مطالعہ سے گذریں۔ اور حضرت موصوف کے متعلق جو شکوک میرے دل میں تھے۔ وہ دور ہو گئے۔ عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال تھا کہ ہماری قوم جو اس وقت نفاق اور تعصب کی عینک لگائے ہوئے ہے۔ اس کی خدمت میں اپنے ناپسندیدہ خیالات پیش کر رہے۔ زمانہ خیار یوں اور حکمت عملیوں کا زمانہ ہے۔ اور سیاست کی طرح مذہب میں حکمت عملی کا دور دورہ ہے۔ اور اخبار نویس حضرات کا یہ قاعدہ ہے کہ قادیانی طبقہ کے لوگ اگر نیک سے نیک کام بھی کریں۔ جو قوم کے فائدہ کے لئے ہو تو بھی میاں دل لوگ یہی کہتے نظر آئیں گے۔ کہ قادیانیوں نے اس میں ذاتی اغراض نہیں۔ اور ان کے متعلق غلط بیانی سے کام لیا گیا۔ بلکہ کوئی غلطی بھی نہیں ہو سکتی۔ اس سے میری ہرگز ہرگز یہ مراد نہیں کہ اپنی قوم پر حرف لاؤں۔ بلکہ دکھانا یہ ہے کہ خالص دورہ میں پانی کس قدر سہے ہے۔ ہماری قوم میں بعض افراد ایسے بھی موجود ہیں۔ جو حق کو حق خیال کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ بھی اس قدر ضعیف خیال واقع ہوئے ہیں۔ کہ دل کے خیالات کو زبان پر لانا قوم میں فیر ہرگز نہیں سمجھتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیشتر اس کے کہ میں اظہار خیالات کر دوں۔ اپنے آپ کو ناظرین سے انٹراڈپوس کرادوں۔ میرا نام محمد اعظم ہے۔ قوم کا مہمند ہوں۔ بی بی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں ریجر ہونے کا ہوں۔ ایام ہجرت میں کہ جو وقت خلافت کی لہر چڑھی تھی۔ مجھ کو جب فتویٰ علمائے کرام نوکری سے استغفار دیا۔ اس وقت انجن اسلام ہزارہ کا پریذیڈنٹ۔ یعنی خادم اسلام ہوں۔ حنفی مذہب ہوں۔ ابھی تک مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی۔ مگر پھر بھی قادیانیوں کے موجودہ طرز عمل کی تعریف کرنا والا اور اسلام کی خاطر جو سینہ سپر ہو کر میدان میں آئے ہیں۔ ان کا مداح ہونا بیشتر اس کے خلاف خیال تھا۔ کہ قوم کی خدمت میں اپنے ناپسندیدہ خیالات کا اظہار کر دوں گا۔ مگر اب خیال کو ارادہ کی صورت میں اس واسطے بدل رہا ہوں۔ کہ اخبار نویس حضرات کے روزمرہ کے مفاطلہ

کر وہ اخلاص پیدا کر دو۔ اگر اخلاص پیدا نہ کرے۔ اور نفاق سے اپنے آپ کو پاک نہ بنا دے۔ تو تم خدا کو نہیں پاسکتے۔ تنزیہ پیدا کرو۔ اسکی محبت اور اسکی خشیت پیدا کرو۔ ورنہ تم سے بدتر اور کوئی قوم نہ ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ کے اس نبی کو پایا۔ جو اس زمانے میں آیا۔ اور پھر بھی چکنے گھڑے کی طرح رہے۔ کہ ادھر پانی پڑا۔ ادھر پھسل گیا۔ تم چکنے گھڑے کی طرح نہ بنو تم نے خدا تعالیٰ کے نبی کو پایا ہے۔ تم ہر نعمت کی قدر کرو۔ سستی نہ کرو۔ غفلت چھوڑ دو۔ نفاق سے اپنے آپ کو پاک کر لو۔ محبت اور اخلاص پیدا کرو۔ کہ تم خدا کے پیاروں میں لکھے جاؤ۔

نزدیک آہنی درنگ

میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ مہر کے نیچے ہوتے ہیں۔ و عطف ان پر اثر نہیں کرتے۔ ان کے سامنے خدا کا نور چمکتا ہے۔ مگر ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ خدا کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہے۔ مگر وہ بیدار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے تم اپنے آپ کو بچاؤ۔ تا تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ یہ رمضان کے مبارک دن ہیں۔ ان میں اپنے رنگوں اور میلوں کو دھو ڈالو۔

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مردہ دلوں کو زندگی ملے۔ اور خدا کے مقدس کلام سمجھنے کی توفیق پائیں۔ ان میں نفاق نہ ہو۔ اخلاص ہو۔ ان لوگوں سے جو یہاں آئے۔ بعض نے عبادتیں بھی کیں۔ اخلاص بھی دکھایا۔ خدمتیں بھی کیں۔ مگر رنگ باقی رہ گیا۔ اور پورے طور پر نہ اتر سکا۔ خدا ان کا رنگ دور کر دے۔ تا وہ عضو معطل نہ ہو جائیں۔ مغل سڑ نہ جائیں۔ اور اس عضو کی طرح جو سڑ گیا ہو۔ کالے جا کر الگ نہ پھینکا دیئے جائیں۔ وہ گندے عضو کی طرح ایک کٹا ہوا حصہ نہ ہوں۔ او کون ہے جو عضو کٹا دینے سے خوش ہو رہا ہے۔ خوش نہیں۔ کہ کوئی ہم میں سے اس طرح کا آجائے۔ مگر اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو گلنے سڑنے اور معطل ہونے سے بچائے۔ پس میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا ان کو جن پر موت وارد ہو چکی ہے۔ پھر زندہ کر دے۔ کہ وہ اس بات پر قادر ہے۔ کہ مردہ کو زندہ کر دے۔ آمین۔

خزانے

خطبہ ثانی میں فرمایا۔ میں جبہ کی نماز کے بعد دو خزانے بڑھادوں گا۔ پہلا خزانہ زوجہ مولوی شامی صاحب نظامی سکر پڑی جماعت اکتونوز جوں کا ہے۔ ہاں مختصر ہے احمدی تھے جو انکا خزانہ پڑھ سکے۔ دوسرا خزانہ میاں ریموش کا ہے۔ کٹوہہ جوں کی بیوی کا ہے۔ جو اپنے شہر میں فوت ہو گئی ہیں۔ وہاں بھی خزانہ نہیں لگاؤ۔ خزانہ خزانہ کے لئے۔ بعد پڑھاؤں گا۔

کی طرح ہوں گے۔ توڑ کر پھینک دئے جائیں گے۔ پس تم مضبوط دھماکے کی طرح ہو جاؤ۔ تا ٹوٹ کر الگ نہ جاؤ۔ اور بیشتر اس کے کہ تم دنیا کی نظروں میں گرا دیتے جاؤ۔ اور ذلیل بنائے جاؤ۔ تم خدا کے تعلق کو مضبوط بنا لو۔ تا اسکی مغفرت تمہیں اپنے اندر چھپالے۔ اور اس کی طرف سے پھٹکارے جانے کی بجائے اس کی رحمت کے وارث ہو جاؤ۔ پس اپنے رنگوں کو رھو ڈالو۔ اور عیبوں کو دور کر دو۔ کہ تم پر وہ رحم کرے۔

دنیا کی ملامت سے خوف نہ کرو

دنیا کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ دنیا اگر تمہیں برا کہے۔ اور تم اچھے ہو۔ تو تم بڑے نہیں ہو جاؤ۔ گے۔ اور دنیا اگر چھپا کہے۔ اور تم خدا کی نظر میں بڑے ہو۔ تو اچھے نہیں ہو سکتے۔ دنیا کی نظروں میں ذلیل اور محبوب ہونا کوئی خطرناک بات نہیں۔ خطرناک بات یہ ہے۔ کہ خدا کی نظر میں تم ذلیل اور محبوب ہو جاؤ۔ جن کے دلوں میں خدا کی محبت ہوتی ہے۔ وہ خدا کی رضا طلب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور صرف اس کی خوشنودی ان کے مد نظر ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ دنیا کے ٹھنڈے ان پر اثر نہیں کرتے۔ وہ ان طعنوں کے درمیان خدا کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جن کے دل خدا سے دور ہوتے ہیں۔ وہ طعنوں سے ڈرتے ہیں۔ اور دنیا کے لوگوں کی باتیں انہیں نکر مند کر دیتی ہیں۔ وہ لوگوں کی نظروں میں تو اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نظروں میں اچھے نہیں ہوتے۔ پس تم کوشش کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں اچھے ہو جاؤ۔ وہ تمہیں پسند کر لے۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کرو۔ کہ دنیا کے لوگ تمہیں پسند نہیں کرتے۔ اور اچھا نہیں کہتے۔ کیونکہ وہ خدا کے مقابلہ میں تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

خدا کے نزدیک جاؤ

خدا کو شش کر۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے نزدیک کے لوگوں پر زیادہ نظر ڈالتا ہے۔ تم اسکے حضور عزت حاصل کرو۔ اور اسے خوش کر لو۔ اگر اسے خوش کر لو گے۔ تو تمہیں کسی کی پروا نہ رہے گی۔ اگر اسکو چھوڑ کر تم لوگوں کو خوش کرنے کے پیچھے لگ جاؤ گے۔ تو یاد رکھو۔ لوگوں کا خوش کرنا کام نہیں آئے گا۔ تمہیں خدا کا طعن نفع ان پہنچا سکتا ہے۔ دنیا اگر ساری ملکہ بھی تم پر طعن کرے۔ اور لعنت ڈالے۔ تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پس تم اس بات سے بچو۔ کہ خدا کا طعن تم پر پڑے۔

اپنے آپ کو نفاق کی زندگی سے بچاؤ۔

امیر بیانات نے مجھ کو انکشاف حقیقت کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔
تم کو خوب گنتی برائی کی۔ درگزر کیجئے بھلا کب تک۔

لیجئے فادم اسلام قاضی محمد اعظم اب سردار اعظم جیسا دل لیکر
آپ کے سامنے آئے ہیں۔ ۲۰ ماہ حال کے اخبارات میں جیسے لکھا
میں آیا۔ کہ حضرت قبلہ حضور والا شان مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا لیکچر لاہور ہڈی لالہ ہال میں
ہو گا عرصہ سے اشتیاق تھا کہ صاحب موصوف کا نیاز حاصل
کروں۔ مگر بوجہ دنیاوی کاروبار پورا نہ ہو سکا۔ سو اس موقع کو
غنیمت جان کر اپنے دوست میر ولی اللہ صاحب وکیل کی خدمت
میں میرا یہ مشورہ کیا۔ میر صاحب موصوف تاریخی سلسلہ کے
دوست نہیں۔ مگر قدر شناس اور قدر دان ضرور ہیں۔ میر صاحب
کو لاہور جانے کی دعوت دی۔ اور اتفاقاً وہاں سے عزیز شیخ محمد رفیق
سول ناظر۔ صاحب محمد صادق خان وکیل۔ جو پوری محمد علی صاحب کی بیوی
پر بیٹے۔ یہ تمام حضرات کسی جھڑپ دوست کی شادی پر لاہور جا رہے
تھے۔ رفیق سفر ہوئے۔ اور رات کو تمام حضرات بھی بریل لالہ ہال میں
لیکر سننے کے واسطے تشریف لائے۔ میں جانتا ہوں۔ میں اصل کلام
سے دور چلا آیا۔ تاہم اس موقع پر جناب والا شان نواب زادہ آریا
محمد عباس خان صاحب جھڑپ ایسٹ آباد کا شکر ادا کرنا
ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکی عدالت میں میر ولی اللہ صاحب کی
کسی مقدمہ میں پیشی تھی۔ مگر صاحب موصوف نے لیکچر سننے سے
اتفاق ظاہر کرتے ہوئے اجازت دیدی۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب جن کے انتظار میں آکھیں
بے تاب تھیں۔ وقت مقرر پر تشریف لائے۔ اور چشم مجبور کو سر
فرمانے لگے۔ ایک نہایت قابل قدر اور پرستہ تقریر موجودہ واقعہ
پر کی جس کی دشمن بھی داد دینے لگے۔ دل میں اسلامی در در رکھنے
والے حضرت نے اس خوش اسلوبی سے تقریر کی۔ کہ سامعین پر
وجد جاری ہو گیا۔ مگر پچھلے دیویر سڑنے بے ساختہ کہا۔ مجھ پر اس
تقریر کا جتنا اثر ہوا ہے۔ کبھی کسی تقریر کا نہیں ہوا۔ اسے جتنا
نندرام اکثر تعریف کرتے تھے۔ کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
نہایت اچھے بولنے والے ہیں۔ اور انکی تقریر پر ایک شخص پر اثر
ہوتا ہے۔ سو وہ پچھم خود دیکھا۔ اب میں ان حضرات کی خدمت پر
مؤدبانہ التماس کرتا ہوں۔ جو مرزا صاحب کے متعلق غلط نہیں میں بتلا
ہیں۔ کہ اصل حقیقت معلوم کرنے کا طریق صرف یہی ہے۔ کہ مرزا صاحب
کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔

ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ جس پنج پر ہم بیٹھے تھے
وہاں دہم توڑ ضلع ہزارہ کے فقیر خان بھی رونق افروز تھے فقیر خان
اپنے آپ کو مہذب اور تعلیم یافتہ طبقہ میں اس واسطے شمار کرتے
ہیں۔ کہ وہ اردو میں اپنا نام لکھ سکتے اور وہ اکثر فرسے کہا کرتے
ہیں۔ کہ دوسری جماعت سے سکول چھوڑا۔ مگر بی۔ اے والا مقابلہ

نہیں کر سکتا۔ فقیر خان رکن اعلیٰ اسماعیل لاہوری پانڈی مرزا محمد سلطان
انکی طرف سے کشتا ور کے خاص دوست ہیں۔ اور شاگرد بھی۔ انہوں
نے یہ سبق پڑھا ہوا ہے۔ کہ جس موقع پر مفتی محمد صادق صاحب
یا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تعریف ہو۔ وہاں
تعریف کرنے والے کے ساتھ لڑائی کریں۔ جب حضرت موصوف
لیکچر دے رہے تھے۔ تو یہ کہتے تھے۔ کہ تو اس۔ کو اس۔ علاوہ
ازیں اور بھی بہت کچھ کہتے رہے۔ فقیر خان کی ان حرکات کی
تنگ آکر میں نے اور عزیز محمد رفیق سول ناظر نے روکا۔ تو اس
جہذبہ لوجوان کے پاس ایک لاکھی تھی۔ جو ش میں آکر عزیز
موصوف کے سر پر دھسا رہی۔ جس سے اس کا خون نکل آیا۔
مگر میر صاحب کی کوشش سے بچ گیا۔ اب عزیز محمد رفیق نے
دعویٰ زیر دفعہ ۱۳۱ عدالت نواب زادہ ارباب محمد عباس خان
جھڑپ درجہ اول دائر کر دیا ہے۔ جسکی تاریخ پیشی ۱۵ مارچ
مقرر ہوئی ہے۔ چشم دید شہادت موجود ہے۔ ہم نے اس واقعہ
کو لاہور کسی پر نظر نہیں ہونے دیا۔ کیونکہ ہم کو خیال تھا کہ
لوگ کیا خیال کریں گے۔ مگر افسوس صرف اس بات کا ہے۔ بوجہ
عزیز محمد رفیق کے زخم کی ٹی کرانے کے حضرت صاحب گفتگو کا
موقع نہ مل سکا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض
ہے۔ کہ میرے دوست شیخ قدرت اللہ صاحب بیمار ہیں۔ ان
کی صحت کے واسطے دعا کی جائے۔

الراقم فادم قوم محمد اعظم پر نیک نظر انجن اسلام ہزارہ سابق

کیا حضرت عیسیٰ منجلی ۲۰ نازل ہونگے

سید کرامت علی صاحب دہلی میں ایک خاص آدمی ہیں۔ حکیم اجمل خان
اور نواب لوہار وجیسے دہلی کے بڑے بڑے تمام آدمیوں سے بہت
گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ حکیم اجمل خان صاحب
کی آمدنی ۳۲ روپیہ ماہوار تھی۔ میری بیٹی کوئی کے مطابق ۳۲ ہزار روپیہ
سالانہ ہو گئی۔ لہذا میرے دفتر میں میر صاحب آئے۔ اور یہاں
کیا۔ مجھے سچ کی آمد کے متعلق الہام ہوا ہے۔ میں نے کہا لکھتے
تو میں انفضل میں شائع کر دوں۔ کہنے لگے۔ انفضل کیوں شائع
کرنے لگا۔ جبکہ اخبار محمد ہمدرد و زمیت دار سول ملٹی نے
نہیں شائع کیا۔ باوجودیکہ سب کو میں چھٹی لکھ چکا ہوں۔ میں نے
کہا۔ انفضل اسلئے شائع کر دیکھا۔ کہ شیخ عبداللہ خادم کو مبارک
مدینہ سے۔ خواجہ حسن نظامی اور دیگر اشتہار باز سچ اور چہرہ
کی آمد کی ہمیشہ تاخیر مقرر کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ سب غلط
ہوتی ہیں۔ کیونکہ جو آنے والا تھا۔ وہ آگیا۔ اب کسی کا انتظار نہ
ہے۔ کہنے لگے۔ ضرور سچ موعود جابج مسجد دہلی کی جہن نازل ہوگا اور تحریر لکھتی

459

جو یہ ہے۔
۲۰ رمضان حضرت سید ابن مہمکانزول
یا ۸۔ ارشبال کو مجھے ایک ٹیلیفون سی آواز سنائی دی۔ دریافت کی
معلوم ہوا کہ آسمان سے سچ ابن مہمکانزول رہے ہیں۔ آپ پھر آیا۔
دنیا کو پیغام بنا دیا۔ کہ میں، ۲۰ رمضان تشریف لگاؤں گا۔ جو وقت کو
اتروں گا۔ مگر میرے ساتھ ہونگے۔ اور جامع مسجد دہلی کی چھت پر
میرا نزول ہوگا۔ وقت ہم بجے صبح کا ہوگا۔ نیاز مند کرامت علی۔
جو لوگ ساہا سال سے حضرت عیسیٰ کے آسمان سے نازل ہونے
کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کے لئے اس رمضان کی ۲۰ تک انتظار
کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ہم بھی سے کہنے دیتے ہیں۔ کہ رمضان
کی ۲۰ تاریخ تو کیا تو کیا تک کسی تاریخ بھی حضرت عیسیٰ آسمان سے
نازل نہیں ہو سکتے۔ جب وہ آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ ہی آیا
تو نازل کہاں سے ہوں۔ کاش مسلمان آئے دن اپنی تباہی و بربادی میں
ناکامی کا منہ دیکھتے ہوئے اس سچ موعود کو قبول کریں۔ جسے خدا تعالیٰ
نے بھیجا۔ اور جس کے سوا اور کوئی سچ موعود نہیں ہے۔ اور وہ
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ خاکار شفیع احمد از دہلی۔

سرگودھا میں جلسہ خواتین

مشہر سرگودھا میں ۱۷ لکھ کے لئے ایک جلسہ خواتین گذشتہ ماہ برسر مکان
قاضی سید اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ کی سرپرست اہلیہ قاضی سید اللہ
اکبر اسسٹنٹ تھیں۔ اولاً حضرت سچ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی نظم ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکا یا ہم نے پڑھی تھی۔ جسے میری
دو ہشیروں نے نہایت خوش اسلوبی سے پڑھا اسکے بعد اسی
قاضی سید اللہ صاحب قرآن شریف کے دوسرے پارے کا دوسرا کوٹا
باز ہم پڑھا جس کا ماخذ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا
لیکچر (ذکر آہی) تھا۔ ستورات حاضرہ کی تعداد سو یا سو اسو کے قریب
تھی جس میں ہر طبقہ کی عورتیں لحاظ و باہمت و علم تھیں۔ ایک ہندو
عورت اور دو عیسائی عورتیں بھی اس جلسہ میں شامل تھیں۔ استانی
صاحبہ زمانہ سکول نے اہلیہ صاحبہ مولوی محمد علی صاحبہ کا ایک مضمون
سنایا۔ نیز اپنا مضمون بھی پڑھا۔ نائب استانی نے بھی مضمون
سنایا۔ اس کے بعد ٹی پارٹی دی گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ جلسہ
نہایت خوبی اور امن کے ساتھ ختم ہوا۔
مگر آنگہ ہم نے اس جلسہ کے انعقاد میں کسی مرد سے کوئی مدد نہیں
لی۔ اور امید ہے کہ آئندہ ایسے جلسے جاری رہینگے۔
عاجزہ روشن بخت۔ دفتر خانہ نظر عبدالعلی صاحبہ۔
وکیل۔ سرگودھا۔

زکوٰۃ و صدقات

فوائد زکوٰۃ
 اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن اصحاب اس قدر ثروت و خوشحالی میں رہے کہ وہ صاحب انصاف ہیں۔ یعنی جن پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کو چاہیے کہ بموجب احکام شریعت اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ خصوصاً دل سے وقت پر زکوٰۃ کی ادائیگی سے اموال میں خیر و برکت اور ترقی ہوتی ہے۔ وہ مال ضائع نہیں ہوتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی غیب و مسکین و محتاجوں پرورش پاتی ہے۔ اور بتامنی و معذورین کو حصہ ملتا ہے۔ جس کے کھانا کھاتے اور ننگے سردی گرمی سے بچائے جاتے ہیں۔ مستورات جس زیور سے اپنی زیب زینت زیادہ کر کے خوش ہوتی ہیں۔ وہ زیور زیور والیوں کے لئے مبارک ہو جاتا ہے۔ اگر اس زیور کی خاطر دی ہوئی زکوٰۃ غریب کی ضروریات کو پورا کرنے میں کام آئے۔ اور ان کے زیور سے نکالی ہوئی زکوٰۃ کے ذریعہ بعض مسکین بیسیاں اپنی اور اپنے یتیم بچوں کی پرورش کر سکیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید

پاس سال بھر تک جمع رہا ہے اور وہ ایک مقررہ مقدار سے زیادہ ہے۔ اس میں سے ایک سو بیس حصہ غریبوں کا ہوجکتا ہے۔ اب مالدار کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال سے غریبوں کا حصہ نکال کر امام وقت کے پاس پہنچا دے۔ اور اپنے مال کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے مال کو تہ لائے۔ اگر وہ مال کی محبت یا انفاس کے خوف سے زکوٰۃ کا مال اپنے مال سے جدا نہیں کرتا۔ تو ایک ناجائز فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنے سارے مال کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اقیامت کے دن (اوند اپنے مالک پر سوار ہو کر ائے گا۔ ایسی حالت میں جس میں وہ رہتا تھا۔ جبکہ وہ مالک اس کا حق زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ وہ اوند سے اپنے پیروں پر روں گے۔ اور اسی طرح بکری اپنے مالک پر سوار ہو کر آئیں گی۔ اسی حالت میں جس میں کہ وہ رہتی تھی۔ جبکہ وہ مالک اس میں سے اس کا حق (ذکوٰۃ) ادا کرتا ہو۔ وہ بکری اسے اپنے گھروں سے کھلے گی۔ اور اپنے سینگوں سے مارے گی۔ اور فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اقیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لا کر نہ آئے کہ وہ بکری بیلاقی ہو۔ پھر وہ شخص مجھ سے کہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت کیجئے۔ اور میں کہوں۔ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الہی پہنچا چکا۔ ایسا ہی کوئی شخص اوند کو اپنی گردن پر لائے ہوئے نہ آئے۔ کہ وہ اوند بول

رہا ہو۔ پھر وہ شخص کہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت کیجئے۔ اور میں کہوں کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الہی پہنچا چکا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ جسے مال دے۔ اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے۔ تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے آڑ ہا سانپ کی ہتھکڑی کر دیا جائے گا۔ جس کے سر میں وہ چھپا ہونگی۔ و سانپ اس کا طوق بن جائے گا۔ جو اس کے دو نوجہروں کو ڈسے گا۔ اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں تیرا خدا نہ ہوں۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: **وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ بِمَالِهِمْ آلِهَةً مِمَّا كَفَرُوا بِهِمْ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بِاللَّهِ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ حُرْمَةِ اللَّهِ أَن يَكُونَ لَكُمْ حِجَابًا يُبْذَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا تَدْرِي لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفٰئِضِينَ**۔ اور وہ مال جس کا وہ بھول کر تے ہیں۔ ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ زمین اور آسمان کی کل میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوب خبر ہے اس کی جو تم کرتے ہو۔

مالی عبادت

غرض مالی عبادت میں زکوٰۃ رب کے بڑا فرض ہے جس میں کوئی تاہی کرنا اپنے دین اور ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ سند جہ بالا حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے میری شفاعت سے بھی حصہ نہیں پائینگے۔ جنہو علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سخت دن اور آفت کی گھڑی میں زکوٰۃ نہ دینے والے کو جبکہ وہ بکری یا اونٹ سے کچھ جا رہا ہو گا یا سانپ سے ڈسا جا رہا ہو گا۔ صاف الفاظ میں فرمادینگے۔ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الہی پہنچا چکا۔

جس طرح نماز ایک اہم فرض ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بھی ایک اہم فرض ہے۔ اور جس طرح نماز میں فرائض کے ساتھ سنن اور فرائض ترقی درجات کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح مالی عبادت زکوٰۃ کے ساتھ بھی اور عبادت ہیں۔ اور وہ صدقات ہیں۔ صدقات کو جاری رکھنے سے انسان کو ایک تو اہم فرض زکوٰۃ کی ادائیگی میں غفلت نہیں ہوتی ہے۔ دوسرے صدقات سے انسان مراتب روحانی میں ترقی کرتا ہے۔ اور صدقہ بہت کمال اور کمزوریوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کی کہ بعد از وفات سے پہلے آپ سے کون

ملے گا۔ آپ نے فرمایا: جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہو گا۔ جس پر اوہنوں نے ایک انیس کا کڑا لیکر ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ تو سو دہ ریحی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا۔ مگر جب رب کے پیکار میں بنت ححش کی وفات ہوئی۔ تو ہم لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ہاتھ کی لمبائی صرف صدقہ تھا۔ جس کے ذریعہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم سے پہلے ہیں۔ کیونکہ وہ صدقہ دینے کو دوست رکھتی تھیں۔

رسول کریم کی سخاوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات سے زیادہ آپ سخا میں سخی ہو جاتے تھے۔ جبکہ آپ جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے۔ اور جبرئیل علیہ السلام آپ کے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے۔ اور آپ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً اس وقت آپ سخاوت میں ہوا ہے بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے۔

ثواب میں اعلیٰ صفت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک شخص نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو اس حال میں صدقہ دے۔ کہ تو تندرست ہو۔ بخیر ہو۔ فقیر کی ڈرتا ہو۔ اور مالدار جو نے کی آرزو رکھتا ہو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب جان خلق میں پہنچ جائے گی۔ تو اس وقت تو کہے گا۔ اتنا مال فلاں شخص کو دینا۔ اتنا فلاں شخص کو۔ حالانکہ اس وقت تو مال فلاں شخص کا ہی ہو چکا ہو گا۔

صدقہ کی مقدار

صدقہ دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ بڑی بڑی رقم صدقہ میں دی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی۔ جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت مجھے پاس ایک چھوٹا سا کپڑا تھا۔ میں نے وہی چھوٹا سا کپڑا اسے دیدیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص پاک کماٹی میں سے ایک چھوٹا سا کپڑا کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے (اور اللہ پاک چیزوں کو قبول فرماتا ہے) تو اللہ اس چھوٹا سا کپڑے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے بڑھاتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کو (پال کر) بڑھاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ چھوٹا سا پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔

عورتیں اور صدقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ عورتیں اور صدقہ دینے کی تعلیم جس طرح مردوں کو دی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی دی ہے۔ چنانچہ عورتوں کو بھی صدقہ دینے کا حکم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے۔ بشرطیکہ اس کی ہتھ گھرجا رہے کی نہ ہو۔

تو جو کچھ صدقہ دیگی۔ مزدور اس کا ثواب لے گا۔ اور اس کے شوہر کو بھی بسبب کلمے کے ثواب ملیگا۔۔۔

صدقہ گو ذکوٰۃ کی طرح معین صورت میں زمین نہیں ہے لیکن ہر انسان مرد اور عورت کو صدقہ دینے کی اس قدر تاکید ہے اور صحابہ کا اسپر ایسا عمل ہے۔ کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ صدقہ دیتے رہنے کی ضرورت عادت ڈالنے۔

صدقہ دینے سے جی چرانے والے

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا اور بوجھ لا دتا۔ تو جب مزدوری میں ایک منہ (غلہ وغیرہ) مل جاتا (اسی کو صدقہ میں دیتا)۔۔۔ مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ بعض لوگوں کے پاس ہزاروں روپیہ موجود ہیں۔ مگر صدقہ دینے سے جی چراتے ہیں۔

محبوب چیز کا صدقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مدینہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس باغات کی قسم سے سب انصار کی نسبت زیادہ مال تھا۔ لیکن ان تمام باغوں میں ایک باغ بسائر حواء نامی مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کا خوشگوار پانی پیتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن نتناول البرحتی تنفقوا ما تحبون تو ابو طلحہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ بزرگ و بزرگ فرماتا ہو لن نتناول البرحتی تنفقوا ما تحبون۔ اور بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب بہر جا رہے۔ اب وہ خدا کے لئے صدقہ ہے۔ میں اس کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! آپ اس کو جہاں مناسب سمجھے۔ صرف کیجئے۔۔۔

احمدی اجابے خطاب

بہرہ اندوز ہو کر ہم سب کی آرزو ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرین میں سے درجہ تالیفے فضل سے عطا فرمائے۔ اور ہم صحابہ کے زمرہ میں داخل کئے جائیں۔

مذکورہ بالا احادیث کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ذکوٰۃ و صدقات سے کچھ حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور امید کی گئی ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے ذکوٰۃ کی ادائیگی پر قائم فرمائے۔ اور صدقات دینے رہنے کی عادت ڈالے۔ اور ہمیں چاہئے اس سے کہ ذکوٰۃ نہ دیا ہوا مال ہمارے گلوں میں سانپ بن کر طوق پڑے۔ اور رحمتہ للعالمین جیسی ذات بھی ہم سے بیزار ہو کر فرمائے۔ کہ میں تیرے واسطے کسی

بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الہی پہنچا چکا۔ مالی عبادت میں ذکوٰۃ سے بڑا اور سیکہ اہم فرض ہے اور مسلمان بالعموم عادتاً اس فرض کو بالکل ہی بھلا بیٹھے ہیں۔ اور انکو مطلق پروا نہیں ہے۔ کہ قیامت کے دن ان کا یہ مال جہاں پر ذکوٰۃ دینا اس وقت ان کو دو بھڑ بھڑا ہوتا ہے۔ ان پر کیا رعیت لائیگا۔ خود اس دنیا میں ان کا یہ مال ہے کہ دنیا کی ساری قوموں کے پاس مال اور دولت ہے۔ لیکن ان کی دولتیں چھین چکی ہیں۔ اور روز بروز چھین رہی ہیں۔ پس اچھی جماعت کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو چاہئے۔ وہ اپنے تمام مال پر غور سے نظر ڈالے۔ اور احتیاط سے ذکوٰۃ کا حساب کر کے ادا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔۔۔ بعض لوگ ذکوٰۃ دیتے ہیں۔ مگر اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ یہ روپیہ حلال کی کمانی سے ہے یا حرام کی کمانی سے ہے دیکھو اگر ایک کنا ذریعہ کیا جائے۔ اور اس کے ذریعہ کرنے کے وقت اللہ کو بھی کہا جائے۔ ایسا ہی ایک سوراخ زنا کے ساتھ مارا جاتا تو وہ کتا یا سور یا حلال ہو جائیگا۔ وہ تو بہر حال حرام ہی ہے ذکوٰۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے۔ اس کے ذریعہ مال پاک ہو جاتا ہے۔ کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر گو دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ انسانوں میں اس قسم کی غلطیاں ہیں کہ اصل حقیقت کو نہیں پہچانتے۔ ایسی باتوں سے دربردار ہونا چاہیے۔ ارکان اسلام کا تباہ کرنے کے واسطے ہیں۔ مگر ان غلطیوں سے لوگ ہمیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ جس طرح ذکوٰۃ حلال کی کمانی سے دینی لازم ہے۔ اسی طرح ذکوٰۃ امام دقت کے ذریعہ غربا میں تقسیم ہونی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحت الفاظ میں فرمایا ہے کہ ذکوٰۃ کا روپیہ بھی قادیان آنا چاہیے۔

عبدالغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

قابل جنابت سماں حبر انجانا پانچا

قادیان کا ڈاک خانہ خدا کے فضل سے روزمرہ ترقی کر رہا ہے اور اس میں اس قدر کام ہے۔ کہ سب پوشاٹری کے علاوہ دو کلک بشکل اپنا کام ختم کرتے ہیں سب سے زیادہ تو اخبارات کا کام ہے افضل ہفتہ میں دو بار۔ احمدی گروتھ۔ مقبلا۔ سن رائز اور روز ہیسے میں دو بار۔ فاروق ہفتہ وار۔ ریویو آف ریجنز ماہوار اسکے علاوہ سینکڑوں پبلیک اور ہزاروں چھپائی پوسٹ ہوتی ہیں۔ اشاعتی کام کی وجہ سے بہت سے ٹریڈ اور پبلسٹیٹیگن ہزاروں کی تعداد میں آئے دن ڈیپسٹ ہوتے ہیں۔ اور دی پٹی

اور سنی آؤڈ کا کام آگاہ ہے۔ باوجود اس کے ڈاک کی آمد و رفت ابھی تک دن میں ایک ہی بار ہے۔ جو دو بار ہونی چاہئے۔ بلحاظ آبادی قادیان تین میل کے طول میں پھیلا ہوا ہے۔ دو چھٹی رسالے پورے نہیں آسکتے۔ ڈاک کی روانگی کا وقت پچھلے سارے دن بھر تھا۔ اب آہستہ آہستہ پچھلے دنوں آگے آگے پہنچ گیا ہے۔ سارے دن کو سے لیکر ایک بجے تک تو چھٹی رسالے ڈاک کی تقسیم ہی کے فارغ نہیں ہوتے۔ اس لئے ضروری خطوط کے جواب بھی اسی روز نہیں دئے جاسکتے۔ یہ بہت بڑے نقص اور حرج کی بات ہے۔ اس کے علاوہ اخبارات کی اشاعت اور ترقی کا دار و مدار تازہ خبروں کے مہیا کرنے پر ہے۔ مگر ڈاک کی روانگی کے اوقات ایسے ہیں کہ ہمیں اخبار کی آخری کاپی دو دن پہلے لکھوانی پڑتی ہے ایک دن تو اول چھپتی ہے۔ اور پھر تیسرے روز دس بجے ڈاک خانہ میں تیار کر کے دیتے ہیں۔ اور تیسرے روز شام تک اخبار صرف پائلر سٹیٹن پر پہنچتا ہے۔ اگر اشراں محکمہ ڈاک۔ قادیان سے بڑا مال ڈاک بندریو موٹوں سے جلتے اور لانے کا انتظام کریں۔ تو بہت حد تک یہ شکایت رفع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ موٹر ۲۵ منٹ میں بٹالہ پہنچ جاتی ہے۔ اگر ڈیڑھ گھنٹہ وقت ٹھیکیدار ڈاک کو دیا جائے۔ تو سارے تین بجے ڈاک یہاں سے روانہ ہو سکتی ہے اور چھ بجے بٹالہ سے روانہ ہو کر سائیکل قادیان پہنچ سکتی ہے۔ اس طرح پر خطوط کا جواب بھی روانہ ہو سکے گا۔ اخبارات کو بھی کچھ سہولت ہو جائیگی۔ سردست چونکہ سارٹ ہیں ہونکہ اس لئے ڈاک خانہ ۹ بجے صبح تک اخبارات طلب کرتے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اخبار ایک روز اول چھپ کر فوڈ ہو کر تیار ہو۔ اور صبح صبح ڈاک خانہ پہنچ جلتے۔ باوجود اس کے شام تک بٹالہ پہنچے) آج کل کئی سوئس قادیان اور بٹالہ کے درمیان چلتی ہیں۔ اس لئے ٹھیکہ کا انتظام بہولت ہو سکتا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ڈاک خانہ والوں کو موجودہ روپے سے زیادہ بھی نہیں دینا پڑے گا۔ صرف ٹھیکہ لے دیا جائے۔ جو گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں ڈاک کے لانے۔ بجلتے کا معاہدہ کرے۔

دوم۔ ڈاک خانہ اخبارات کو چھ گھنٹے روانگی ڈاک سے قبل اس لئے طلب کرتا ہے۔ کہ اس کے پاس نہیں لگائی والا ایک ہی شخص ہے۔ جو بارہ بجے لپٹ بکس کھولنے چلا جاتا ہے۔ اس لئے ایک پیکر اور ضرورت چاہیے۔ جس کا کام اخباروں و پبلیکٹیوں کو سٹیپ کرنا ہو۔ اس صورت میں اخبارات ایک بجے تک بند اور ہو سکتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان معروضات بالا پر پوری توجہ دی جائیگی۔ اور یکم اپریل سے ڈاک موٹر پر آجایا کرے گی۔ اور ڈاک کی آمد کا وقت ۸ بجے صبح اور روانگی کا تین سارے تین بعد ظہر کر دیا جائے گا۔ ناظم طبع و اشاعت قادیان

آنکھوں کی حفاظت کرو

تندرستی کی قدر کرو

جس طرح ہماری ساختہ شہرہ آفاق دوا اکیلیڈن تمام جسمانی کمزوریوں کیلئے تریاق ثابت ہو رہی ہے۔ اسی طرح ہماری ساختہ اکیلیڈن راجستھان کے لئے۔ فخرش چشم پلین پھولا جلالہ پانی بہنا۔ دہند۔ غبار۔ پڑیاں۔ ناخونہ گوبانجی۔ رتوند۔ ابتدائی موتی بند۔ غرضیکہ جسد امراض چشم کے لئے اکیلیڈن ثابت ہو رہا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے کا محصول ایک علاوہ۔

ایک ڈاکٹر کی شہادت

جناب ڈاکٹر محمد رفیق صاحب جنرل ہسپتال کراچی۔ کہ پہلے آپ کا سرمہ بعض مریضوں کو منگو کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب دینے لگے ضرورت ہے۔ ایک تولہ بہت جلد نذرینہ دی پی بھیجیں۔

جس طرح ہمارا مقبول عام موٹی سبز و جسد امراض چشم کے لئے اکیلیڈن ثابت ہو رہا ہے۔ اسی طرح ہماری ساختہ اکیلیڈن راجستھان کے لئے۔ فخرش چشم پلین پھولا جلالہ پانی بہنا۔ دہند۔ غبار۔ پڑیاں۔ ناخونہ گوبانجی۔ رتوند۔ ابتدائی موتی بند۔ غرضیکہ جسد امراض چشم کے لئے اکیلیڈن ثابت ہو رہا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے کا محصول ایک علاوہ۔

تازہ شہادت

جناب ڈاکٹر کشمیر صاحب پشاور۔ کہ میں اکیلیڈن کو استعمال کیا۔ بی مفید پایا۔ اسکا اثر شب مقوی دوا سے جس قدر تک میں نے دیکھا۔ فضل ہی لہذا ایک ماہ کی خوراک بہت جلد میری دستہ خرابی مٹا کے نام نذرینہ دی پی بھیجیں۔

بے نظیر مترجم حمایل لفت

معراج حمایل شریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہم نے دو حائل مترجم اور معراج حمایل شریف کی خدمت میں ہیں۔ مکھاتی نہایت اعلیٰ چھاپی عمدہ اور پاکیزہ کاغذ بہترین نرد اور مفید قسم اعلیٰ حجم نہایت ہی موزون اور پندیدہ۔ موٹائی معراج ایک ارنج اور موٹائی مترجم سوا ارنج مترجم بے نظیر معراج ضروری نوٹ مترجم مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مفسر قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ کے بھر دسر پر کہا جاسکتا ہے کہ یقیناً اس سے قبل ایسی معراج اور ترجمہ والی حائل نہیں چھپ سکی۔ اور نہ چھپی۔ صرف ایک کنہ دار کا کٹا بھیج کر نمونہ برائے ملاحظہ وصول فرمائیں۔ پھر اگر پسند آجائیں تو حکم بھیجیں۔ عینی زیادہ منگو آئیں گے رعایت کے ساتھ مل جائیگی۔ قیمت معراج کاغذ زر و بلاجلہ قیمت معراج کاغذ سفید اعلیٰ بلاجلہ قیمت ہندی جبر۔ بلاجلہ سے ساڑھے تین روپے۔ جلدہ سے لیکر دس روپے تک حکم آنے پر بنائی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ دس حایلوں کے خریدار کو ایک حمایل مفت دی جاتی ہے۔

محمد اسماعیل محمد عبداللہ تاجران کتب دپارٹمنٹ گورداسپور

پینچ نور اینٹنر۔ نور بلنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

ہمارا دعویٰ ہے!

کہ ہر ہماری کتاب صابون سازی کے ہندوستان بھر میں کوئی کتاب آج تک ایسی نہیں چھپی۔ جو انگریزی دیسی ادنیٰ اعلیٰ خوشبو دار کچے اور کچے بیسیوں قسم کے صابون گھریٹھے بٹھائے سکھا کر ایک بے روزگار یا قلیل آمدنی والے کے لئے بھروسے ہی عرصہ کے اندر سینکڑوں روپے ماہوار کمانے کی راہ کھول دے۔ سلف یہ کہ یہ طریقے بالکل سہل اور آسان۔ چاہو تو چند گھنٹوں میں سینکڑوں روپے کما لیا کر لو۔ جس میں بلا مبالغہ دگنا فائدہ ہے۔ غرضیکہ صابون سازی کے تمام خفیہ راز کاپول اس چھوٹی سی کتاب میں بلا جمل کھول دیا گیا ہے۔ جن کا اظہار صابون بنانے والے اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ بلا دلیل نہیں۔ سینے جناب نور خان صاحب سابق نقانیدار دینا ضلع جہلم تحریر فرماتے ہیں۔ کتاب بے مثل ہے۔ جس قدر انگریزی دیسی صابون درج میں۔ فی الواقع عمدے بڑے سستے خوشبو دار تیار ہوتے۔ یہ کتاب ضرور گھروں میں رکھ کر عورتوں کو صابون سازی سکھلا دی جائے۔ بابو صاحب اپنے فن میں خوب ماہر ہیں۔ جناب حکیم عبدالعزیز خان صاحب الیکٹرک مدریس تحریر فرماتے ہیں۔ بابو محمد صدیق صاحب انگریزی دیسی صابون سازی کے پورے ماہر ہیں۔ صابون کی اتنی قسمیں جانتے ہیں۔ کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ واقعہ ایسے ماہر اور صادق انسان دنیا میں کم ملتے ہیں۔ جناب ضیاء الدین صاحب اکیل جھنگ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی کتاب نہایت اعلیٰ ہے۔ ایک ہی نسخہ آزمایا۔ جو تسلی بخش ثابت ہوا۔ حافظ چمن صاحب ساگر سے تحریر فرماتے ہیں۔ بندہ نے اپنے دل میں آپ کو استاد کامل مان لیا ہے۔ نسخہ آزمایا۔ بفضلہ درست نکلا۔ احسان کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا۔

کیا اب بھی کوئی شک باقی ہے۔ یہ بے نظیر ضرور سیکھئے۔ جو مال مال ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب دس روپیہ میں فروخت ہو چکی ہے۔ مگر اب اس کی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔ یہ دعویٰ غلط ثابت کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام دیا جائیگا۔

مزید خط و کتابت کیلئے واپسی خط آنا ضروری ہے۔

لکھنے کا پتہ
محمد صدیق احمدی صابون سکول ماسٹر معروف کراؤن سوپ کیمپنی چوٹی منڈی۔ لاہور۔

ماہ رمضان المبارک میں

خاص رعایت

قرآن شریف جمایل ممبرم اور مقراوت تفسیر القرآن

میں نہ جزیل ممکن سے ممکن رعایت کی گئی ہے۔ کسی مباحثہ ماہ شوال تک ہے۔ امید ہے کہ کلام الہی کے شائقین اس نادر وقت سے ضرور مستفید ہوں گے۔

- (۱) قرآن شریف بخط جمالی قطع کلاں مجلد چہارم تقریباً ۱۰۰۰ ورقوں پر مشتمل ہے اور ایک فنٹ چڑا۔
- (۲) جمایل شریف قطع کلاں بطرز تفسیر القرآن جو پچھلے اور بڑے پڑھے پڑھ سکتے ہیں۔ مجلد کپڑا۔
- (۳) مجلد چہارم نہری کی قیمت عمر رعایت قیمت اور زیادہ سمجھ لیں۔
- (۴) جمایل شریف قطع جمالی مجلد کپڑا نہری۔
- مجلد چہارم نہری دو قسم عمر عمر زیادہ سمجھ لیں
- (۵) جمایل شریف مترجم از حافظ روشن علی صاحب دہلی مع مقید نوٹ وغیرہ۔ مجلد کپڑا۔
- (۶) تفسیر القرآن حیدرآبادی مرتبہ از نوٹ حضرت خلیفۃ المسیح
- (۷) تفسیر قرآن بمعنی لغات القرآن و صرف نحو۔
- (۸) نماز مشگہ جرم مجلد سنہری
- (۹) اسباق القرآن
- (۱۰) تفسیر خزانة الفرقان از ۲ پارہ - ۱۷ پارہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتاب گھر قادیان

اشتیارات رشتہ کی ضرورت

(بیکرا)

ایک صدی دوست کو رشتہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ایک سو دو سو روپے ماہوار۔ بائیس ہزار روپیہ کی حقیقت کے مالک ہیں۔ علاوہ اس کے دس بارہ ہزار روپیہ سوا ہے۔ عمر ۲۴ سال۔ تندرستی اچھی۔ قوم کے سردار کی اولاد نہیں۔ روٹی ادا نہیں ہوتی۔ لیسوی تعلیم یافتہ ذات اجمالی الدین ہونے ۲۲ سال تک بیوہ یا کنواری

شش معرفت لکھ قادیان

اشتبہا ریزہ ۵ رول ۲۰۔ مجموعہ رضا بطرہ دیوانی

بعد الت جناب تری لطف صاحب بھارت

در حقیقت امر ترنتارن

سورنگہ ولد ریشہ گٹ رستارن چونکہ تحصیل ترنتارن مدعی

امام الدین ولد نور الدین الیاس ساکن چوڑہ بگڑہ بنگار مدعی

متمرد مندرجہ عنوان بالامین سسی امام الدین مدعا علیہ مذکور

تعمیل میں سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔

اسلئے اشتبہا ریزہ نام امام الدین مدعا علیہ مذکور زیر اثر رول

نہول ۲۲ مجموعہ رضا بطرہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر امام الدین

مذکور تباہیچ پٹے بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر ہر دو

مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا تو اسکی نسبت کارروائی کیلئے

عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء کو

بدستخط میرے اور جہ عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔

اشتبہا ریزہ ۵ رول ۲۰۔ مجموعہ رضا بطرہ دیوانی۔

بعد الت جناب تری لطف صاحب بھارت در حقیقت امر ترنتارن

سورنگہ ولد ریشہ گٹ رستارن چونکہ تحصیل ترنتارن مدعی

امام الدین ولد نور الدین الیاس ساکن چوڑہ بگڑہ بنگار مدعی

اطباء سے استفسار اور مشورہ

میرے ایک بچہ کو جبکی عمر ڈھائی سال کی ہے۔ گذشتہ آگست میں اسٹریٹنگ اور سر میں درد جبکہ عمل کھینچتے ہیں۔ ہوا۔ اسوقت اسکی عمر تقریباً دو سال کی تھی تاکہ میں سر میں تھی ذہنہ عشرہ کے بعد آنکھ میں سفیدی نظر ہوئی۔ علاج سے درد اور سرخی جاتی رہی لیکن سفیدی بڑھتی گئی اور تپتی کو گھیر لیا۔ نظر بند ہو گئی۔ علاج سے سفیدی چہار طرف سے آکر کر درمیان میں آگئی۔ سیاہی نمودار ہو گئی۔ لیکن درمیان سے استقامت دینی ہو گئی۔ کہ آنکھ پورے طور پر بند نہیں ہوتی تھی کچھ دن وہ دو اچھوڑ دی گئی تلو سفیدی پھر پھیل گئی۔ اور زیادہ اونچی ہو کر مثل پنڈت کے ہو گئی۔ اب در دیا سرخی نہیں ہے۔ اپریشن کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ مگر بچہ کی عمر بہت چھوٹی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

گزارش ہے۔ کہ اگر کسی کو اس کا علاج معلوم ہوا تو یہ بہتر ہے۔ نسخہ یاد دامتہ ترکیب کے میرے پاس بھیج کر مشکور فرمائیں اور قیمت لکھیں۔ میں بھیج دوں گا۔ یا بندہ لہجہ دی پی روانہ فرماؤں یہ بھی مشورہ دین۔ کہ اپریشن کرانا مفید ہو گا۔ اور اس عمر کے بچہ کا کرانا مناسب ہے۔ اور اپریشن سے اس قسم کا پھولاجا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب احمد علی

اشتبہا ریزہ

مذکور تباہیچ پٹے بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر ہر دو

مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا تو اسکی نسبت کارروائی کیلئے

عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۵ء کو

بدستخط میرے اور جہ عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔

اشتبہا ریزہ ۵ رول ۲۰۔ مجموعہ رضا بطرہ دیوانی۔

بعد الت جناب تری لطف صاحب بھارت در حقیقت امر ترنتارن

سورنگہ ولد ریشہ گٹ رستارن چونکہ تحصیل ترنتارن مدعی

امام الدین ولد نور الدین الیاس ساکن چوڑہ بگڑہ بنگار مدعی

متمرد مندرجہ عنوان بالامین سسی امام الدین مدعا علیہ مذکور

تعمیل میں سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔

اسلئے اشتبہا ریزہ نام امام الدین مدعا علیہ مذکور زیر اثر رول

عبد الرحمن کانگانی دو اخانہ حرمائی قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی، ۱۷ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے دو قراردادیں پاس کیں۔ جن میں سے ایک حادثہ لونا بیلیا اور دوسری فساد اندوہ کے متعلق تھی۔ دونوں قراردادوں میں حکام کے طرز عمل کے خلاف اظہار نفرت و حقارت کیا گیا۔ اور حکومت بمبئی و حکومت اندور پر زور دیا گیا۔ کہ وہ واقعات کی تحقیق کے لئے ایک خود مختار وغیر جانبدار مجلس مقرر کریں۔

صرف کلکتہ شہر میں ہی ۱۲،۳۳ ان لٹریوں کی شادی ہو چکی ہے۔ جن کی عمر ایک سال سے دس سال کے درمیان ہے اس میں ۲،۱۳۰ لڑکیاں مسلمانوں کی ہیں۔

تیراہ کے علماء اہل سنت نے اہل تشیع کے متعلق اعلان عام کر دیا ہے۔ کہ انہیں جہاں پاؤں جس جگہ دیکھو۔ قتل کر دو۔ اس حکم کی تعمیل پر عملی لیگ بھی ہو چکی ہے۔

برسنگر ۱۵ مارچ پر معلوم ہوا ہے کہ پرائی کونسل بالکل توڑ دی گئی ہے۔ اور اس کونسل کی جگہ کچھ نمبر مقرر کئے گئے ہیں جو حکومت کا کاروبار چلا میں گے۔ سینئر نمبر سر ایلیم بزمی ہوں گے۔

ہردوار ۱۸ مارچ۔ پنڈت اندور کے پاس جو سوہی شہنشاہ کے صاحبزادہ ہیں۔ سر شاہ پوری سکھتوالے مندر جہاں تار بچھا ہے۔ اس وقت دہلی میں ان کی غیر موجودگی کا مجھے افسوس ہے۔ میں نے جہاز پر سے آپ کی خدمت میں جو اسٹندہ عالی تھی۔ میں اسے آج پھر دہرا گیا ہوں۔

آپ براہ غیبت اپنے محترم والد کے قاتل کو پھانسی سے چلانے کی کوشش کی رہتلافی کیجئے۔ پنڈت جی نے اس کا جواب دیا۔ وہ حسب نیل ہے۔ آپ کا تار ملا۔ ملزم ہائیکورٹ میں اپیل کر رہا ہے۔ ہائیکورٹ کے فیصلے سے پہلے احمد خسر دان کی اپیل کرنی نیل اند وقت ہے۔ اگر حالت یہی رہی تو میں ہائیکورٹ کے فیصلہ کے بعد درخواست دیدوں گا۔

دلائی کی مشہور میریلین کرکٹ کلب کی جو ٹیم ہندوستان میں قریباً چار ماہ کا دورہ لگا کر اور بڑے بڑے شہروں میں کرکٹ کے میچ کھیل کر واپس گئی ہے۔ اس کے کپتان مسٹر گلگن نے ایک اخبار کے قائم مقام سے اپنی سیاست ہند کے تاثرات بیان کرتے ہوئے ہندوستانی ریلوے کی نسبت یہ رائے ظاہر کی ہے۔ جن گاڑیوں میں ہم نے سفر کیا ہے۔ ان کی حالت بعض اوقات رومی اور شرمناک پائی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمیں بہترین گاڑیاں دی گئیں۔ اور وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ ان میں بھیریں (بھی) سفر کرتیں۔ بعض موقعوں پر ہم نے یہ دیکھا کہ گاڑیوں کو کئی روز سے صاف نہیں کیا گیا۔ مجھے اپنے سفر میں شکایت ہے۔ تو اسی بات کی۔

جسدر آباد مندر میں مشین نے ایک شخص پر تاب کو اور اس کی بیوی کو ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ

پرتاب نے اپنی بیوی کو بہن بنا کر ایک اور شخص کو پالنے کے ہاتھ بچھا دیا اور ڈیڑھ ہزار روپیہ لے لیا۔ عورت ایک ماہ کر پال کے پاس رہی سو قہ پا کر صبح زیورات کے بھاگ کر اپنے پہلے خاوند کے پاس آگئی۔ اب دونوں حیل بچھو بیٹھے گئے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

میدلڈ ۱۶ مارچ۔ وزارت بحری کار کوری اعلان مظہر کی کہ ۶۶ آبدوز کشتی ۱۲ گھنٹے تک پانی میں ڈوبی رہی۔ اور اس کے بعد اگلے اچھی حالت میں اپنی جگہ پر واپس آگئی۔

حال میں نارتھ کلف ہاؤس کے نام سے لندن میں ایک نیا مطبع قائم ہوا ہے۔ جس میں انگلستان کا مشہور اخبار ڈیلی ٹریبون چھپا کرے گا۔ اس مطبع کی تمام مشینوں کے چلانے کے لئے ایک ایک سو پانس پاور کی اٹھارہ موٹریں لگائی گئی ہیں۔ اور یہ مشینیں بیس یا چوبیس کے ڈیگی ڈیگی کی کم بیش ڈیڑھ دو لاکھ کاپیاں ایک گھنٹہ میں چھپ لیا کریں گی۔ مطبع میں چھپائی۔ کتابی رسومات کی گنتی اور ترتیب وغیرہ کا سارا کام مشینوں کے ذریعہ سے ہو گا۔ بلکہ چھاپہ خانہ والے کسے سے

اخبار دارالاشاعت میں جو بالائی منزل پر واقع ہے۔ انسانی امداد کے بغیر بیچ جایا کرے گا۔ اخبارات و جرائد کی طباعت کا یہ ادارہ اس وقت دنیا میں عدم النظیر ہے۔

لندن ۱۶ مارچ۔ ڈاکٹر وار ونوف نے فروغ برائے اور میں بھیروں پر عمل جراحی کا تجربہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ اس طریق علاج سے انسانوں کی عمر ۱۲۵ سے ۱۴۰ تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ اور انسان پر صرف آخری تین مہینوں میں بڑھایا یا کرے گا۔ اور موت ناگہان اور تکلیف کے بغیر آجایا کریگی۔

ٹوکیو ۱۵ مارچ۔ نائب وزیر امور داخلہ نے ان اضلاع کا جن میں زلزلہ آیا تھا۔ بے لفس نقیس معائنہ کرنے کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۴ مہینوں اور ۲۴ مہینوں میں جو مرنے والے تھے وہ عام آبادی کا ۱۰ فی صدی حصہ ہے۔ ۸۳ فی صدی عمارت جزوی طور پر یا پورے طور پر تباہ ہوئی ہیں۔ ان عمارتوں میں ۱۳۵۹ کارخانے بھی داخل ہیں۔ مالی نقصان کا اندازہ دس کروڑ میں کیا گیا ہے۔

رگی ۱۸ مارچ۔ اعلیٰ تعلیم پر پانچ کروڑ تیس لاکھ پونڈ کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ جو سال گذشتہ کے تخمینہ کی نسبت ۱۰۰ فی صدی زیادہ ہے۔ طلباء کے وظائف کے لئے دو لاکھ پونڈ اور اساتذہ کی منتقلی کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

رگی ۱۸ مارچ۔ احرار کی فوجوں اور پکن کی فوجوں میں شدید جنگ شروع ہو گئی ہے۔ صورت حالات تشویشناک ہو گئی ہے۔ چونکہ صحیح خبریں بالکل نہیں آرہی ہیں۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے۔ پکن کی

کومت نائنگ کو پھر واپس لینے کے لئے اپنی قوت جمع کر رہی ہے۔ یہ پھیل کے مغربی ساحل اور دہلی کے بائیں دست دست جنگ شروع ہو رہی ہے۔ لندن ۱۶ مارچ۔ انکوئرز کے ایڈیٹر لسنٹ وکٹر ٹری کا جن پر اللہ تعالیٰ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کج جرم ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن سزا کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا۔ جج نے کہا۔ کہ ہم اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ خدا اور انیل سے انکار کیا جائے۔ لیکن یہ انکار لازمی طور پر ایسے مؤذبانہ الفاظ میں کیا گیا جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ خدا اور انیل ملک کے ذریعہ ایک شخص کے لئے مقدمہ میں۔

کومت نائنگ کو پھر واپس لینے کے لئے اپنی قوت جمع کر رہی ہے۔ یہ پھیل کے مغربی ساحل اور دہلی کے بائیں دست دست جنگ شروع ہو رہی ہے۔ لندن ۱۶ مارچ۔ انکوئرز کے ایڈیٹر لسنٹ وکٹر ٹری کا جن پر اللہ تعالیٰ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کج جرم ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن سزا کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا۔ جج نے کہا۔ کہ ہم اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ خدا اور انیل سے انکار کیا جائے۔ لیکن یہ انکار لازمی طور پر ایسے مؤذبانہ الفاظ میں کیا گیا جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ خدا اور انیل ملک کے ذریعہ ایک شخص کے لئے مقدمہ میں۔

کومت نائنگ کو پھر واپس لینے کے لئے اپنی قوت جمع کر رہی ہے۔ یہ پھیل کے مغربی ساحل اور دہلی کے بائیں دست دست جنگ شروع ہو رہی ہے۔ لندن ۱۶ مارچ۔ انکوئرز کے ایڈیٹر لسنٹ وکٹر ٹری کا جن پر اللہ تعالیٰ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کج جرم ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن سزا کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا۔ جج نے کہا۔ کہ ہم اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ خدا اور انیل سے انکار کیا جائے۔ لیکن یہ انکار لازمی طور پر ایسے مؤذبانہ الفاظ میں کیا گیا جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ خدا اور انیل ملک کے ذریعہ ایک شخص کے لئے مقدمہ میں۔

ایک آریہ سماجی خاندان کا قبول اسلام

شیخ نیاز احمد صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ایک آریہ میاں بیوی لے جن کے نام دہرم ویرا اور شانی دیوی تھے۔ آریہ سماجی اصول سے متاثر ہو کر انھیں احمدیہ کے ذریعہ اسلام قبول کیا۔ مبارک احمد۔ اور حمیدہ ان کے نام رکھے گئے۔ حاجتوں اور خواہشوں کے لئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

آئیوالی ایٹر کی رخصتوں کے لئے آئے اور جاسٹس کے سوسیل سے زیادہ فاصلہ کے لئے تمام نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر۔

۱۹۲۶ء میں ریلوے کے لئے ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی کرایہ

۱۹۲۶ء میں ریلوے کے لئے ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف کرایہ

۱۹۲۶ء میں ریلوے کے لئے ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف کرایہ

۱۹۲۶ء میں ریلوے کے لئے ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف کرایہ